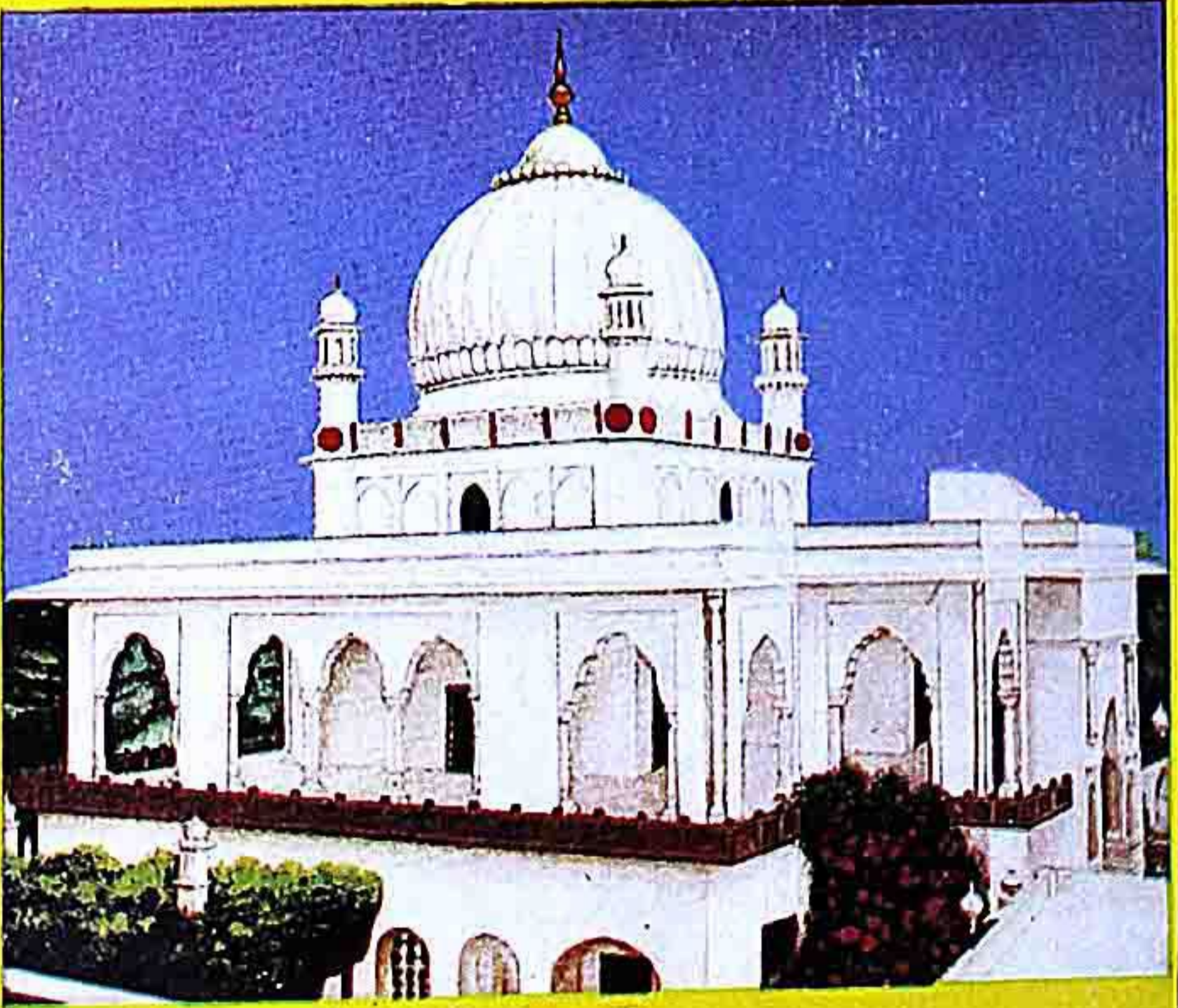


شجرہ جات طریقت



مزار مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

احمد بدراخلاق

گر توی خواہی مسلمان زینت
نیت ممکن جز بہ قرآن زینت
(اقبال)

تذکرہ و شجرہ جات طریقت

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی
نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۸۹۷ء/۱۳۱۵ھ

مزار مبارک حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ
چورہ شریف ضلع اٹک

ترتیب و تالیف

احمد بدر اخلاق

۳۳۳ شادباغ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

تعمیرات لیبہ

نام تالیف	تذکرہ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف	احمد بدر اخلاق
طبع	بار اول
ناشر	محمد احسن اخلاق (ایم کام)
سال طباعت	۱۹۹۳ء
تعداد اشاعت	۵۰۰
صفحات	۶۳
کمپیوٹر کمپوزنگ	ٹائپو گرافس - لاہور
زیر اہتمام	محمد اسد اخلاق
مطبوعہ	

مندرجات

۵	احمد بدر اخلاق	حرف اول
۱۰	محمد حسن خاں میرانی نوشاہی	حروف تحسین
۱۲	(۱) خانوادہ والدین اسم و القاب، ولادت، وطن (۲) حسب و نسب (۳) تعلیم و تربیت، بیعت و خلافت	باب اول
۱۴	اخلاق و عادات	باب دوم
۱۸	خوارق و کرامات	باب سوم
۲۱	علیہ مبارک اور معمولات	باب چہارم
۲۳	(۱) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے ارشادات (۲) وفات	باب پنجم
۲۵	اولاد و امجاد حضرت فقیر محمد چوراہیؒ	باب ششم
۳۰	خلفاء حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ	باب ہفتم
۳۴	شجرہ نسب حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ اولاد و امجاد	باب ہشتم
۴۱	شجرہ جات طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ	باب نہم
۴۴	کتابیات	

والدہ مرحومہ

کی خدمت میں

جن کے ذکر و اذکار نے بچپن میں ہی میرے دل میں اولیائے کرام کے ساتھ والہانہ عقیدت و ارادت پیدا کر دی۔ اس تذکرہ کی تدوین و تالیف اسی جذبہ عقیدت و محبت کی مظہر ہے۔

خاک راہ درو منداں

احمد بدر اخلاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَعْمَدُوْا نَصْلٰی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حرف اول

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء کرام نے سنت نبویؐ کی پیروی کرتے ہوئے ارشاد و تبلیغ کی مسند سنبھالی اور معاشرے کی اصلاح و تربیت کی اس سلسلے میں جو خدمات سرانجام دی گئیں وہ ہماری مذہبی اور ثقافتی تاریخ کا روشن باب ہیں۔

اگرچہ بزرگان دین اور اولیائے کرام نے اپنے اپنے مخصوص انداز فکر میں اسلام کے لئے بے بہا خدمات انجام دیں۔ تاہم یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی جڑیں انہی بزرگان دین کی بدولت مضبوط ہوئیں۔ سلسلہ نقشبندیہ اپنی خصوصی تعلیمات کے باعث صرف سرزمین پاک و ہند میں ہی مشہور نہیں بلکہ ایران، افغانستان، بلخ بخارا، سمرقند اور ماوراء النہر تک شہرت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سلسلے کے معتقدین انہی علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ اور ان کے نامور خلفاء خاص کر خواجہ علاؤ الدین عطارؒ المتوفی ۸۰۲ھ، مولانا یعقوب چرخئیؒ المتوفی ۸۵۱ھ، حضرت عبید اللہ احرارؒ المتوفی ۸۹۵ھ، مولانا عبدالرحمن جامی صاحبؒ مولف ”نجات الانس“ المتوفی ۹۸۰ھ نے اور پھر ان کے بعد ان حضرات کے خلفاء عظام نے اس سلسلہ کو بڑا فروغ دیا اور اپنے علمی و روحانی ذوق کے مطابق ایک عالم کو فیض پہنچایا۔

سرزمین پاک و ہند میں حضرت باقی باللہؒ نقشبندی المتوفی ۱۰۱۳ھ نے اس سلسلہ کا چراغ روشن کیا۔ آپ اپنے مرشد مولانا خواجہ اکملی المتوفی ۱۰۰۸ھ کی اجازت سے ہندوستان تشریف لائے۔ دہلی میں قیام کیا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو مقبول خاص و عام کر دیا۔ آپ کے نامور مرید و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندیؒ نے اس سلسلہ کو بام عروج تک پہنچایا اور اس وقت کے مذہبی و سیاسی حالات کے پیش نظر انہوں نے اشاعت دین اسلام کا مکمل انتظام کیا۔ غیر اسلامی تصورات، رسوم اور رواج کی اصلاح اور دفع بدعت و الحاد میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے پیر بھائی حضرت مرزا حسام الدین نقشبندیؒ بھی تبلیغ دین میں مقدور بھر کوشش کرتے رہے۔ مرزا حسام الدین کی تبلیغ کاوشوں سے تنگ آکر چند معاندین نے جہانگیر کے کان بھرے۔ جہانگیر اس وقت کشمیر میں تھا۔ آپ کو وہیں آنے کا حکم دیا۔ جب آپ لاہور پہنچے تو ان کو بشارت ہوئی کہ کشمیر کی بجائے دہلی جانا ہوگا۔ چنانچہ چار روز کے بعد معلوم ہوا کہ جہانگیر فوت ہو گیا۔ آپ دہلی واپس روانہ ہو گئے۔

اس زمانے میں نقشبندی خاندان کی ایک اور بزرگ ہستی حضرت خواجہ سید خاوند محمود المعروف بہ حضرت ایشاںؒ بھی تبلیغ اسلام میں مصروف تھے۔ چک خاندان کے آخری بادشاہ یوسف شاہ بن علی شاہ کے زمانے میں حضرت ایشاںؒ کشمیر میں وارد ہوئے۔ اس وقت خطہ کشمیر میں شیعہ و سنی فسادات کے باعث بڑا پر آشوب زمانہ تھا۔ آپ نے خانقاہ فیض پناہ نقشبندیہ کا اجراء کیا اور تبلیغ دین میں کوشاں ہوئے۔ اس طرح بے شمار افراد آپ کے حلقہ ارادت و عقیدت میں شامل ہوئے اور اہل بدعت و ضلالت کی ایک کثیر تعداد بھی آپ کے دست حق پر تائب ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ حضرت آدم بنوریؒ نے مضافات سرہند میں تبلیغی سلسلہ جاری رکھا جبکہ شیخ محمد طاہر بندگیؒ نے لاہور کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ لاہور ہی میں ایک مدرسہ بھی جاری کیا جہاں علوم فقہ و حدیث اور تفسیر کی تعلیم دی جانے لگی۔ آپ عمر بھر وعظ و خطابت اور درس و تدریس کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے خلفاء میں حضرت ابو محمد نقشبندیؒ سید صوفی دہلویؒ شیخ لکھن مستؒ اور شیخ ابوالقاسم نقشبندیؒ زیادہ مشہور ہیں کہ جنہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

شیخ بدیع الدینؒ نے جہانگیر کے لشکر میں ہزار ہا لوگوں کو صراط مستقیم پر لگایا۔ حضرت شیخ نور محمدؒ مثنیٰؒ حضرت شیخ حمید بنگالیؒ حضرت شیخ منزلؒ اور حضرت شیخ طاہر بدخشاہیؒ نے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ اسلام کا پرچم بلند رکھا۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور حضرت خواجہ محمد سعیدؒ نے تبلیغ کا بیڑا اٹھایا۔ سرہند شریف میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی غیر موجودگی میں صاحبزادگان ہی رشد و ہدایت کا کام جاری رکھے ہوئے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں ”جس قدر حقائق و عارف مجھ پر منکشف ہوتے ہیں میرے بیٹے انہیں اخذ کر لیتے ہیں۔“

اسی طرح حضرت ایشاںؒ کے صاحبزادگان حضرت خواجہ احمدؒ حضرت خواجہ معین الدینؒ اور حضرت بہاؤ الدینؒ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ بڑا وسیع کر لیا تھا اور ہزاروں بندگان خدا کو راہ ہدایت دکھائی۔ خواجہ معین الدینؒ نے کشمیر میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنے والد

ماجد کی تعمیر کردہ خانقاہ میں تمام عمر درس و تدریس میں مصروف رہے۔ آپ کے ہم عصر نقشبندی بزرگ حضرت نور محمد کلو کلا شپوری اور حضرت ضیاء الدین نے بھی کشمیر میں اپنی تبلیغی کاوشوں سے ہزار ہا بندگان خدا کو راہ راست پر لگایا۔

حضرت عبداللہ سرہندی، حضرت محمد سعید سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت حجتہ اللہ، خواجہ محمد نقشبند سرہندی، حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی، حضرت خواجہ نور محمد بدایونی، حضرت خواجہ اشرف مدنی، حضرت نورالحق نقشبندی، حضرت محمد حسن، حضرت قطب الدین، حضرت نظام الدین، حضرت نور الدین المعروف بہ آفتاب کشمیر اور حضرت خواجہ کمال الدین نے پنجاب دہلی اور کشمیر کے علاقوں میں تبلیغ دین میں اپنی سعی و کاوش سے ہزار ہا لوگوں کو راہ راست پر لگایا۔

اس زمانہ کے بزرگوں نے مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور احکام خداوندی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و اشاعت کو مقدم رکھا اور مسلمانوں کو عقائد باطلہ سے بچانے کی مقدور بھرکوشش کرتے رہے۔ اس دور میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید، حضرت حافظ سید محمد جمال اللہ رام پوری، حضرت خواجہ محمد عیسیٰ گنڈا پوری، حضرت شاہ غلام علی دہلوی، حضرت حاجی احمد سندھی، حضرت شاہ حسین مکان شریفی، حضرت امام علی شاہ مکان شریفی، حضرت شاہ ابو سعید دہلوی، حضرت احمد سعید دہلوی، حضرت مولوی محمد شریف قندھاری، حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسری، حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور، حضرت مولانا خواجہ غلام دستگیر قصوری، شاہ رکن الدین انواری، حضرت خواجہ محمد حسن جان سرہندی ٹنڈو سائیں، حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ، حضرت مولوی شیر محمد شرپوری، حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مسعود دہلوی، حضرت بابا فیض محمد تیراہی، حضرت بابا نور محمد چوراہی، حضرت سید میر جان کابلی۔ صوبہ سندھ، صوبہ پنجاب، ریاست رام پور اور دہلی میں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔

سلسلہ تصوف میں دربار عالیہ چورہ شریف چنداں محتاج تعارف نہیں۔ یہ اہل دل کی بستی ہے اور اہل دل ہی جانتے ہیں کہ عرصہ ہائے دراز پہلے حضور بابا جی خواجہ خواجگان فخر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بانی چورہ شریف خواجہ نور محمد صاحب المعروف بابا تیراہی سرکار اور آپ کے فرزند ارجمند قطب ارشاد بابا جی فقیر محمد صاحب المعروف بابا جی نے ایسا چراغ روشن کیا کہ جس کی نورانی شعاعوں نے مردہ دلوں کو وہ زندگی عطا کی جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ اس چراغ کی روشنی نے کہیں تو دربار عالیہ علی پور شریف کو منور کیا اور کہیں عید گاہ شریف (راولپنڈی) کو روشن کیا اور

کہیں مقبوضہ کشمیر میں دربار اتروی شریف کو چار چاند لگائے اور کہیں چتے ہوئے پہاڑوں میں دربار نھیال شریف میں عشق و محبت کا سمندر بہایا تو کہیں ریگستانی علاقہ کو سیراب فرمایا اور دربار عالیہ باؤلی شریف بنایا اور کہیں دربار عالیہ کہیاں شریف (آزاد کشمیر) کو تصوف اور معرفت و حقیقت کی بلندیوں تک پہنچایا۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی دور حاضر کی اہم شخصیت تھے۔ آپ کامل و اکمل صاحب تصرف اور زبردست جذبہ کے مالک تھے۔ تمام عمر ہدایت خلق اور تبلیغ دین اسلام میں گذاری اور اپنے علمی و روحانی فیوض و برکات سے ایک دنیا کو فیضیاب کیا۔ صوفیائے کرام جس طرح زندگی میں لوگوں کو اپنے فیض سے مستفید کرتے رہے ہیں اسی طرح ان کی رحلت کے بعد بھی ان کا فیض جاری و ساری رہتا ہے اور یہ فیض روحانی طور پر پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق کی وجہ سے تمام تر خصوصیات اور صفات کے حامل تھے۔ آپ ہمیشہ خدمت فقراء و مساکین و مسافرن میں کمر بستہ رہتے اور حتی الامکان ان کی خاطر و مدارت اور امداد میں مصروف رہتے۔ شہر شہر گاؤں گاؤں دورہ فرماتے اور بندگان خدا کو احکامات اور پیغامات رسول مقبول صلی اللہ علیہ سے آگاہ فرماتے اور عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے۔ آپ کی زندگی کا واحد نصب العین دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت تھا اور دین کی حمایت میں زندگی کے ہر شعبہ میں کفر و ضلالت کے مقابلہ میں برسوں بیکار رہے۔

اس تالیف میں میں نے تین چیزیں مد نظر رکھی ہیں، ایک یہ کہ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی کے تمام پہلوؤں پر ضروری اور دستیاب معلومات جمع کر کے سوانحی خاکہ مکمل کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسرا یہ کہ دینی، علمی خدمات روحانی فیوض و برکات کے ان گوشوں کو زیادہ اجاگر کیا ہے جس سے شخصیت کا واضح تعارف ہو اور ان کی محنت و کاوش اور جہد و اکتساب کا اندازہ بھی ہو سکے۔ تیسرا یہ کہ بابا جی کے تمام شجرہ جات طریقت بھی آخر میں دے دیئے گئے ہیں۔

آخر میں جناب پیر طریقت صاحبزادہ محمد کبیر علی شاہ نقشبندی مجددی سجادہ نشین دربار چورہ شریف، جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب، امتیاز محمود صاحب، ڈاکٹر گلنار صاحبہ ہاشمی اور عامر مسعود صاحب کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے اس کتاب کی تدوین و تالیف میں میری مدد فرمائی اور قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا اور بعض قابل قدر کتب فراہم کیں۔ اس سعی و کاوش کے باوجود اگر کوئی فروگذاشت رہ گئی ہو تو اہل علم حضرات سے معذرت خواہ ہوں۔ اگر وہ مجھے اس سے مطلع فرمائیں تو ان کا ممنون احسان ہوں گا تاکہ آئندہ کسی اشاعت میں اس کو ملحوظ رکھا جائے۔

اس مختصرے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے اللہ ہمیں دین برحق کی خدمت کرنے کا زیادہ سے زیادہ جذبہ عنایت فرما اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم

آمین

خاک راہ دور و منداں

احمد بدر اخلاق عفی عنہ

۳۳۳ شاد باغ، لاہور

حروف تحسین

کتاب ”شجرہ جات طریقت“ گرامی قدر میاں احمد بدر اخلاق صاحب کی تالیف ہے جس میں تیرہویں / چودہویں صدی کے عظیم نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ فقیر محمد چورہی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) چورہ شریف، ضلع اٹک کے سوانح حیات تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ درج ذیل جلیل القدر بزرگان آپ کے مرید و خلیفہ تھے:

- ۱۔ حضرت امیر ملت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری (سیالکوٹ متوفی ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء)
- ۲۔ حضرت ثانی لاٹانی پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری (سیالکوٹ) متوفی ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء
- ۳۔ حضرت بابا محمد خان عالم۔ باولی شریف (ضلع گجرات، پنجاب) متوفی ۱۳۸۸ھ
- ۴۔ حضرت حافظ عبدالکریم۔ عید گاہ راولپنڈی۔ متوفی ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء

حضرت بابا فقیر محمد چورہی کو چودہ خانوادوں کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ یہ چودہ خانوادے سلسلہ صوفیاء کی چودہ شاخیں ہیں جو چار پیروں کے سلسلے سے نکلی ہیں۔ ان چودہ خانوادوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ میاں احمد بدر اخلاق صاحب نے یہ کتاب بڑی کاوش اور جانفشانی سے لکھی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب کے لئے آپ کو دور دراز کے سفر اختیار کرنے پڑے اور ان سفروں کی تکالیف کو آپ نے کمال خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کتاب کو خوب سے خوبتر بنانے کی از حد سعی فرمائی۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جس نے ایک قوم کو دوست رکھا مگر ان کی ملاقات سے مشرف نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن انسان اس کے ساتھ ہو گا جس کو وہ دوست رکھتا تھا۔ اولیائے کرام وہ مبارک ہستیاں ہیں کہ جہاں ان کا ذکر ہوتا ہے وہاں رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ ان ہی کے قدموں کی برکت سے آسمان سے مینہ برستا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہے۔ مشائخ کرام کے حالات کے مطالعہ میں اور کئی فائدے ہیں۔ مطالعہ کرنے والوں کو ان بزرگوں سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے اور جس صاحب نے کسی بزرگ کے حالات لکھے اور ان کو زیور طبع سے آراستہ کر کے لوگوں میں برائے مطالعہ مفت تقسیم کیا بے شک وہ تحریر کرنے والے صاحب قیامت کے دن اس ولی کے دامن سے وابستہ ہوں گے۔ انشاء اللہ جناب بدر صاحب کو ایک نہیں کئی ولیوں کی حقیقت (ہمراہی) کا شرف حاصل ہو گا کیونکہ

انہوں نے بیسیوں بزرگان دین کے تذکرے مرتب فرمائے ہیں۔
 میں جناب احمد بدر اخلاق و دیگر معاونین و ناشرین کی عمر و صحت کی برکت کے لئے دعا کرتا
 ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔ خاتمہ بالخیر فرمائے اور اپنے فضل و کرم
 سے نوازے۔

دعا گو و دعا جو

محمد حسن خاں میرانی نوشاہی

۹۰۲۔ ”میرانی“ منزل، محلہ کھل پورہ

شہر بہاولپور

۲۰ دسمبر ۱۹۹۳ء

مطابق ۶ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ بروز جمعرات

حالات زندگی

(۱) خانوادہ، والدین، اسم و القاب، ولادت، وطن

ہماری ملی تاریخ درخشندہ ستاروں سے عبارت ہے۔ ان میں حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ مقام تیزی شریف مضافات تیراہ (افغانستان) ۱۳۱۳ھ / ۹۹-۱۷۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت خواجہ نور محمد بن خواجہ فیض اللہ تیراہی کے فرزند دوم تھے۔ اسم شریف فقیر محمد جبکہ لقب حاجی گل باباجی تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

آپ مادر زاد ولی تھے۔ جس روز آپ پیدا ہوئے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیا تب گھروالوں کو فکر ہوئی۔ آپ کے جد امجد حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہیؒ اس وقت بقید حیات تھے، یہ معاملہ سن کر تشریف لے آئے۔ فرمایا کہ یہ تو ابھی سے اپنا حصہ طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زبان مبارک نو مولود کے منہ میں ڈال دی، جسے وہ دیر تک چوستے رہے اور اس کے بعد والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ اس طرح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی مبارک و عظیم نسبت روز اول سے آپ کو عنایت فرمادی گئی۔ جد امجد نے ارشاد فرمایا ”یہ لڑکا بڑا نیک بخت ہو گا اور اس کے وجود سے خلق خدا کو بہت فیض پہنچے گا۔“ آپ کا چہرہ مبارک اس روز انوار الہی سے مثل ماہتاب کے چمک رہا تھا۔

حضرت خواجہ نور محمدؒ تقریباً اسی (۸۰) سال تیزی شریف میں رہے اور اپنے فیض و کرم، رشد و ہدایت، خلق و محبت کے ایسے چشمے جاری فرمائے جن سے ہزاروں تشنہ کام فیضیاب ہوئے۔ جب آپ کا شہرہ عام ہوا تو بعض لوگ حسد کرنے لگے جنہیں آپ خندہ پیشانی اور صبر و استقامت سے برداشت کرتے رہے۔ علاقہ تیراہ کے ایک گاؤں ”چیری“ میں ایک برائے نام حاسد مولوی ولی خاں رہتا تھا جو آپ کا سخت مخالف تھا اور جگہ جگہ لوگوں کو درغلا تا تھا کہ بابا جیو صاحب کی خدمت میں کوئی نہ جائے کیونکہ ان کا طریقہ اچھا نہیں۔ اس کی خرافات سن کر نادائق افغان لوگ مشتعل ہو گئے۔ آپ کے بیشتر مریدین و خلفاء کا تعلق علاقہ پنجاب اور اس کے نواح سے تھا۔ جبکہ آپ کی سکونت آزاد پٹھان قبائل کے علاقہ تیراہ شریف میں تیزی شریف کے مقام پر تھی۔ جہاں رسل و رسائل کے انتظامات بالکل ناکافی تھے۔ آپ کے عقیدت مندوں کو جو پنجاب سے زیارت کے لئے آتے تھے، راستے میں لیرے لوٹ لیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت بابا جیو نے مولوی ولی خاں کو بلایا اور کہا "اگر میرے عقیدہ عمل اور قول و فعل میں کوئی شرعی سقم ہے تو مجھے آگاہ کرو ورنہ اس فضول مخالفت سے باز آ جاؤ۔" وہ توحسد کا مارا تھا۔ عقیدے کی خرابی کیا بیان کرتا۔ آپ کی باتوں کا الٹا اثر ہوا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کے مریدوں کو تنگ کرنے لگا۔ چند سال تو آپ اس تکلیف کو برداشت کرتے رہے مگر بعد میں دوستوں کی تکلیف گوارا نہ ہوئی۔ قبلہ عالم حضرت باوا جی تیزی شریف سے نقل مکانی فرما کر موضع دراوڑ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ جو کہ تیزی شریف سے تقریباً ۱۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ نے دراوڑ میں چند سال قیام فرمایا مگر جب میاں احمد فقیر اور دیگر مخلص یاران طریقت نے اصرار کیا کہ آپ چورہ گاؤں تشریف لے آئیں تو ۱۳۸۳ھ میں موضع چورہ شریف نزدائیک تشریف لے گئے اور وہاں ڈیڑھ سال قیام کے بعد وصال فرمایا۔

چورہ شریف راولپنڈی سے ۱۰۸ کلو میٹر کوہاٹ سے ۷۰ کلو میٹر اور اٹک سے ۵۰ کلو میٹر کے فاصلے پر بہتی ندی کے کنارے سنگلاخ چٹانوں پر واقع ہے۔ چورہ شریف نام پڑنے کی وجہ تسمیہ تو معلوم نہیں ہو سکی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت نور محمد تیرا ہی کے دربار عالیہ کے مشرق کی طرف زمانہ قدیم میں ایک گاؤں آباد تھا جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا، لیکن جب امتداد زمانہ کے باعث وہ تباہ و برباد ہو گیا تو اس کے جنوب میں موجودہ گاؤں آباد ہوا (چونکہ پہلا گاؤں "چورہ" ہو چکا تھا) لہذا لوگوں نے اسے "چورہ" کے نام ہی سے پکارا۔ "چورہ" گاؤں میں حضرت باوا جی کے مخلص مرید تھے جو آپ کے پاس تیراہ شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس گاؤں میں حضرت بابا جی کا ایک مخلص مرید و خلیفہ میاں فقیر محمد بھی رہائش پذیر تھا۔ ایک رات حضرت بابا جی معہ مشائخ نقشبندیہ کے فقیر محمد کو چورہ گاؤں سے ایک میل کے فاصلے پر شمال کی طرف ایک ندی کے کنارے لے گئے اور حکم دیا کہ اس جگہ ایک مسجد بنائی جائے اور آبادی کے لئے بھی جگہ تجویز فرمائی۔ روضہ مبارک اور مزارات اولاد مبارک کی جگہ علیحدہ علیحدہ بتائی۔

صبح کو میاں فقیر محمد نے احباب کو جمع کیا اور ساتھ لاکروہ جگہ پہچانی۔ احباب نے اس جگہ کو نشان زد کرنے کے لئے پتھر نصب کیا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ یہ بشارت حضرت خواجہ نور محمد چوراہی کے چورہ شریف تشریف لانے سے گیارہ سال قبل وقوع پذیر ہوئی اور اس وقت تک آپ کا قیام علاقہ تیراہ شریف بمقام تیزی شریف میں تھا۔ جب حضرت باوا جی نے اس نشان زد جگہ پر جو بربل کسی (ندی) واقع ہے، قیام فرمایا تو وہاں مختصر سی آبادی وجود میں آگئی۔ اس طرح گاؤں چورہ شریف کی نسبت آپ کے قیام کی وجہ سے زبان زد خاص و عام ہو گئی۔

(۲) آپ کا حسب و نسب

شجرہ مبارک حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے مرتب و مولف جناب عالم الدین ص ۲۰ پر تحریر کرتے ہیں کہ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے امام رفیع الدین سے جا ملتا ہے اور شجرہ نسب ۳۶ واسطوں سے خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

خواجہ فقیر محمد چوراہی بن خواجہ نور محمد بن خواجہ فیض اللہ بن خان محمد بن علی محمد بن شیخ سلیمان بن سلطان شیخ الاسلام بن عبدالرسول بن عبدالحئی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ امام رفیع الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین علی الملقب بہ فرخ شاہ کالمی بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ (الواعظ الاصفہانی) ابن شیخ عبداللہ (الواعظ اکبر) بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) تعلیم و تربیت، بیعت و خلافت

آپ نے مروجہ علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے اور باطنی فیوض بھی انہی سے حاصل کئے۔ آپ بچپن ہی سے ذکر و فکر اور مراقبے میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کو اپنے والد ماجد سے انتہائی محبت و رابطہ حاصل تھا جس کی وجہ سے آپ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے طریقہ کلام اور اخلاق و اعمال وغیرہ میں بھی ان جیسے ہو گئے تھے۔

آپ کے والد گرامی قدر نے آپ کو بیس سال کی عمر میں خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ اپنے برادر اصغر حضرت خواجہ دین محمد چوراہی (ف ۱۳۳۵ھ) کے ہمراہ پنجاب کے تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے تاکہ مطلق خدا کو راہ ہدایت دکھائیں۔ جب آپ باؤلی شریف ضلع جہلم پہنچے تو خلیفہ خان عالم صاحب کے فرزند غلام محی الدین صاحب اور بہت سے دوسرے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد آپ سیالکوٹ تشریف لے آئے۔ وہاں بھی صدہا لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ آپ دو ماہ تک سفر میں رہے اس کے بعد گھر واپس تشریف لے گئے۔ پہلے سفر میں ہی آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔

حضرت خواجہ نور محمد چوراہی کے انتقال کے وقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی موجود تھے، آپ کا سر مبارک ان کے زانوں پر تھا اور انہوں نے بدست خود تجبین و تکفین کی اور مبارک ہاتھوں

سے آپ کو لحد شریف میں دراز کیا اور جو کچھ فیض باطنی اور خزانہ مخفی تھا اس وقت ان کو عطا کیا۔
والد ماجد کی رحلت کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کو چورہ خانوادہ فقر کی اجازت و
خلافت حاصل تھی۔ لیکن زیادہ تر سلسلہ نقشبندیہ اور سلسلہ قادریہ کی اشاعت فرمائی اکثر طالبوں کو
ایک ہی نگاہ میں صاحب ارشاد بنا دیتے۔

اخلاق و عادات

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوق میں سے خاص آدمی ہی ایسے برگزیدہ ہوتے ہیں جن کو قدرتِ باری کسی مخصوص کام کے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ اس امر کا ثبوت ان بزرگوں کے کارنامے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ان کے ہر عمل سے ان کی آئندہ زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ یہی لوگ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ کے ”ولی“ ہیں۔ حضرت فقیر محمدؒ اپنے زمانے کے عامل، مجتہد فقہیہ کامل تھے۔ درس و تدریس میں اپنی نظیر آپ تھے۔ علوم عقلی و نقلی پر پورا عبور حاصل تھا۔ بڑے محققین تھے۔ کئی سال تک مشنجان علم و ہدایت کو سیراب کرتے رہے۔ آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ طالبانِ علوم دینیہ دور دور سے آکر آپ سے اخذ فیض کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت جمالی تھی اور سال ہا سال تک آپ کسی پر غصہ نہ ہوتے تھے۔ ہر وقت خوش و خرم نظر آتے۔ لہذا کسی دوست کے متعلق بھی شکایت سننا گوارا نہ کرتے تھے۔ آپ تحمل و بردباری میں اپنی مثال آپ تھے۔ کسی سے کوئی غلطی یا خطا ہو جاتی تو فوراً معاف فرما دیتے۔ آپ سکون و خاموشی کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ کی مجلس میں بڑے بڑے علماء و امراء حاضر رہتے تھے۔ مگر آپ کی ذی وقار اور بارعب شخصیت کے سامنے کسی کو لب کشائی کی جرات نہ ہوتی۔ جو بیٹھ جاتا اس کا اٹھنے کو جی نہ چاہتا۔ آپ ہمیشہ صاف ستھرے رہتے اور پاکیزہ اشیاء کو پسند فرمایا۔ سفر میں خلفاء و درویش ہمراہ رہتے۔ محفل آرائی و زیبائش سے متنفر ہوتے۔ اگر ایک دفعہ کسی کی دعوت قبول کر لی تو پھر کسی دوسرے کی دعوت کو کبھی ترجیح نہ دی۔ خمیری روٹی اور کچھڑی بہت مرغوب تھی۔ کسی خاص چیز کے عادی نہ تھے، جو کچھ موقع پر حاضر ہوتا بارضاد و رغبت کھا لیتے۔ آخری وقت میں راولپنڈی کے احباب کے اصرار پر چائے پینا شروع کی۔ آپ اپنے مریدوں کو لفظ مرید سے نہ پکارتے بلکہ لفظ ”یار“ یا ”دوست“ استعمال کیا کرتے تھے۔ اپنے خلفاء کی بہت عزت اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے تاکہ ان کے معتقدین میں ان کا رتبہ بڑھے اور جس خلیفہ صاحب کے علاقے میں تشریف لے جاتے وہاں اس کے مشورے سے ہر کام کرتے۔ بیت کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو باطن درست کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ خدا کو دنیاوی خواہشات اور نفسانی لذت کے لئے نہ یاد کیا کرو۔ بلکہ خدا کی یاد خالص خدا ہی کے لئے ہونی چاہئے۔ آپ حتی الامکان کسی کا احسان نہ اٹھاتے۔ اگر کوئی احسان کرتا تو ہمیشہ اسے یاد رکھتے۔ حتیٰ کہ اس کا دس گنا بدلہ عنایت

فرماتے۔ آپ شہروں میں کم از کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن قیام فرماتے تھے اور جیسی جگہ ہوتی ویسے ہی مقیم ہوتے۔ آپ کے ساتھ ہمیشہ چند خلفاء اور درویش سفر میں رہتے۔ آپ زاہد خشک یا محض ظاہر پرست نہ تھے بلکہ لوگوں کے درستی باطن کا خیال زیادہ رکھتے اور کبھی بھی اتباع سنت سے قدم باہر نہ رکھتے۔ اکثر شب بیدار رہتے۔ جب لیٹتے تو سر سے پاؤں تک سیاہ لنگی اوڑھ لیا کرتے۔

اگر کوئی باتونی شخص آتا تو آپ فرماتے کہ مجھے باتیں نہیں آتیں۔ آپ کبھی کبھی خاص احباب سے معانقہ فرماتے ورنہ اکثر مصافحہ پر ہی اکتفا فرماتے۔ آپ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں ہی لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ بیعت کرتے وقت آپ مختلف مواقع پر درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

بارسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا
انسی فی بحرہم مغرق خنبدی سہل لنا اشکالنا

ہردم خدا را یاد کن دلہائے غمگین شاد کن بلبل صفت فریاد کن مشغول شور ذکر ہو
غافل کفر است پنہاں در وجود آدمی اس چہین کافر شدن را حاجت زنا نیست

(ترجمہ) (۱) اے اللہ کے رسول میرے حال پر نظر فرمائیے۔ اے اللہ کے حبیب میری عرض سنئے، میں غموں کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔ میری دستگیری فرمائیے اور مشکل آسان کر دیجئے۔

(۲) ہر وقت خدا کو یاد کر، افسردہ دلوں کو خوش کر، بلبل کی طرح فریاد کر اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہ۔ غفلت کفر ہے۔ جو آدمی کے وجود میں چھپا ہوا ہے۔ اس طرح کافر ہونے کے لئے زنا کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت فقیر محمد چوراہیؒ پر طریقت واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاہر و باطن کامل وقت اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ فضیلت اور زہد و تقویٰ کے باعث آپ کو بڑی عزت حاصل تھی۔ اپنے معاصرین علماء و صوفیاء سے مخلصانہ و دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔ تمام عمر درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں گزری۔

خوارق و کرامات

حضرت فقیر محمد چوراہیؒ ورع و تقویٰ کا سچا نمونہ تھے۔ عوام سے جب ملتے تو بڑی انکساری سے ملتے۔ علماء و مشائخ کی عزت و تکریم کرتے۔ آپ عموماً سادہ نیلگوں لباس پہنتے۔ کبھی کبھار نیلگوں لنگی یا چادر بھی اوڑھ لیتے تھے۔ پوٹھوہاری جوتا استعمال فرماتے۔ ہمیشہ اپنے دست مبارک میں عصا رکھتے۔ یہ تھے وہ ملبوسات جن میں سنی اعتقاد کے مرد مجاہد نے اپنی ساری زندگی بسر کی اور سادہ سیرت اور پختہ اعتقاد سے عوام کے دلوں میں گہرے نقوش قائم کئے۔ آپ کی کرامات شمار سے باہر ہیں۔ آپ کے عقیدت مند آپ پر جان چھڑکتے تھے۔ ولی کی سب سے بڑی کرامت اس کا اتباع کتاب و سنت ہے۔ کتاب و سنت کی صحیح پیروی اور پر خلوص کاربندی ہی دین اسلام ہے جس کی اساس شریعت ہے اور اس کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ اسی کا آپ درس دیتے اور عمل کرنے کی تلقین فرماتے۔ بخوف طوالت صرف آپ کی چند کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- (۱) آپ سادات کے گاؤں میں تشریف لے گئے جس میں ایک دو گھرانوں کے سوا سب لوگ شیعہ تھے۔ آپ کی تشریف آوری سے خدا نے سب کو ایسی ہدایت دی کہ وہ سب لوگ سنی العقیدہ ہو گئے اور عاشق صادق بن گئے۔ آپ کی برکت سے وہ ایسے صوفی بن گئے جو کہ نماز روزہ کے علاوہ صاحب ذکر اور تہجد گزار ہو گئے۔
- (۲) آپ جب بھی راولپنڈی تشریف لے جاتے تو محلہ ملیار مسجد میاں وارث میں قیام فرماتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً مسجد کو آگ لگ گئی۔ مسجد کا دروازہ بند تھا، مسجد کا سارا فرش جل گیا مگر وہ جگہ جہاں آپ تشریف فرما ہوتے تھے محفوظ رہی۔
- (۳) ایک دفعہ آپ امرتسر میں مسجد خیر دین میں تشریف فرما تھے کہ ایک بیوہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا ”میرا لڑکا علی محمد بی اے میں پڑھتا تھا کہ اس کا والد فوت ہو گیا۔ میں نے گھر کا ساز و سامان فروخت کر کے مصائب و آلام برداشت کر کے اسے امتحان دلویا مگر بد قسمتی سے وہ فیل ہو گیا۔ اب میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔“ یہ کہہ کر وہ زار و قطار رونے لگی۔ آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا ”جا وہ پاس ہے۔“ جب وہ عورت گھر واپس آئی تو اسے ایک تار ملا کہ علی محمد پاس

ہے اور اس کی بجائے ایک سکھ لڑکا نفل ہوا ہے۔ پہلے اطلاع غلط دی گئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ عورت خوشی سے پھولی نہ سمائی اور سب کو بتاتی تھی کہ میرا لڑکا حضرت خواجہ فقیر محمد کی دعا و برکت سے پاس ہوا ہے۔ وہ لڑکا وہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا اور کافی مدت تک راولپنڈی میں سینئر جج کے عہدے پر فائز رہا اور سیشن جج کے عہدے سے ریٹائر ہوا۔

(۴) ایک دفعہ آپ علاقہ گھیسپ موضع بن کی ایک مسجد میں تشریف فرما تھے وہاں لوگوں کی بہت بھیڑ تھی جو اطراف و اکناف سے زیارت کو آئے ہوئے تھے، بڑی پر لطف مجلس ہو رہی تھی کہ آپ اچانک اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب دوست فوراً باہر نکل جاؤ۔ لوگ حیران ہو گئے اور حسب الارشاد باہر نکل آئے۔ جب تک سارا سامان اور دوست باہر نہ چلے گئے آپ مسجد کے اندر ہی ٹھہرے رہے۔ جونہی آپ نے باہر قدم رکھا مسجد کی چھت فوراً گر پڑی۔

(۵) حضرت بابا جی صاحب موضع نارنگ ضلع سیالکوٹ کی مسجد میں قیام پذیر تھے۔ وہاں بڑکا ایک بہت بڑا درخت تھا۔ نماز مغرب کے بعد وہ ہلنے لگا آپ نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ ہر روز اس وقت اسی طرح ہلتا ہے اور اس وجہ سے بہت سے لوگ یہاں نماز پڑھنے نہیں آتے۔ آپ اسی وقت مراقب ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا ”وت نہ ہلسی“ لوگوں نے عرض کیا ”حضور اس میں کیا راز ہے؟“ فرمایا ”اس درخت کے دامن میں ایک جن کا ڈیرہ تھا۔ وہ شام کو جانوروں کو اڑانے کے لئے درخت کو ہلایا کرتا تھا۔ اب میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ اس حرکت سے باز آ جاؤ اور جانوروں اور نمازیوں کو پریشان نہ کرو۔ وہ چلا گیا ہے۔ اس لئے آئندہ یہ درخت نہ ہلے گا۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۶) ایک دفعہ حسن دین نامی ایک صوبیدار نے عرض کیا کہ میری عمر حد شباب سے تجاوز کر گئی ہے اور اب تک میرے گھر میں اولاد نہیں ہوئی۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس آخری وقت میں ہی اولاد نرینہ عطا فرما دے۔ آپ نے ایک تعویذ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارا مالک و خالق تم کو لڑکا عطا کرے گا، اس کا نام عبداللطیف رکھنا۔ چنانچہ دوسرے سال جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو اس صوبیدار نے بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور یہی وہ

بچہ ہے جو آپ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔

(۷) ایک درویش نے عرض کی کہ مجھے کشف قبور کا بہت شوق ہے۔ آپ نے فرمایا ”اچھا“ قبرستان میں جا کر تین مرتبہ سورۃ الملک پڑھ کر مراقبہ کریں۔ درویش نے کہا یہ تو میں پہلے بھی پڑھا کرتا ہوں۔ فرمایا ”پہلے تم اپنی مرضی سے پڑھتے تھے اب میری اجازت سے پڑھو۔“ اس روز وہ حسب الارشاد قبرستان میں سورۃ الملک پڑھ کر مراقبہ میں گیا تو ایسا کشف حاصل ہوا کہ اپنے وقت میں نظیر نہ رکھتا تھا۔ آپ کے کمالات کا یہ عالم تھا کہ لوگ جوق در جوق آتے جسین نیاز جھکاتے اور آستانہ ناز پر سایہ رحمت میں آرام پاتے۔ صوفی اور متقی آکر آپ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوتے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اپنے طرف پر کرتے تھے۔ کرامات اور خوارق عادات، حسن سیرت اور صورت کے لحاظ سے بے شمار خوبیاں آپ میں جمع تھیں۔ گویا کہ آپ منظر جمال الہی تھے۔

حلیہ مبارک اور معمولات

(۱) حلیہ مبارک

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کا قد مبارک دراز، چہرہ گندم گوں، بینی سرخ و دراز، ریش مبارک سفید، چشم مبارک موزوں، گیسو مبارک شانوں تک معلق رہتے، پیشانی کشادہ، انگشت مبارک نرم اور لمبی، سینہ فراخ اور باوجود ضعیف العمری کے بینائی اور سماعت میں فرق نہ تھا۔ رات کو سرمہ طاق سلائیاں لگاتے، بالوں پر حنا لگاتے، جب باہر تشریف لے جاتے تو سر پر لنگی رکھ لیتے۔ پیرانہ سالی کے باوجود رفتار کافی تیز ہوا کرتی تھی بلکہ بہت سے آدمیوں سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

(۲) معمولات

نماز تہجد کے بعد ذکر میں مشغول رہتے۔ پھر بعد از نماز فجر طلوع آفتاب تک مراقبہ میں رہتے۔ پھر تلاوت قرآن پاک کرتے دو تین پارہ کے بعد ختم شریف پڑھتے۔ طعام قبل از دوپہر تناول فرما کر قیلولہ فرماتے۔ اکثر اوقات نماز ظہر کے وضو سے عشاء تک کی نمازیں ادا کرتے۔ ظہر کے بعد بھی تلاوت قرآن فرماتے۔ اس کے بعد احباب کی حاجات کی طرف متوجہ ہوتے۔ حاضرین کو حسب ضرورت دعا اور تعویذ دیتے۔ نماز عصر کے بعد ختم شریف حضرت خواجہ محمد معصومؒ پڑھا کرتے تھے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے عادی تھے۔ بعد از نماز مغرب طعام تناول فرماتے۔ نماز عشاء اول وقت میں ادا فرماتے۔ جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے آپ کا قیام مسجد میں ہی ہوتا۔ تعویذ نویسی زیادہ پسند نہ تھی۔ لہذا اکثر دعا فرماتے اور اسی سے لوگوں کے اکثر مسائل حل ہو جاتے۔ کبھی کبھی مستی کے عالم میں یہ اشعار پڑھتے۔

ہر چہ در کائنات می بینم ہم را نور ذات می بینم
من کہ در ذات او شدم فانی کے بسوئے صفات می بینم

ارادت مندوں پر توجہ دیتے وقت یہ اشعار بھی پڑھتے۔

ہر دم خدارا یاد کن دلہائے غمگین شاد کن
 بلبلی صفت فریاد کن مشغول شوق ذکر ہو

غافل کفر است در وجود آدمی

این چنین کافر شدن را حاجت زنا نیست

قصیدہ بروہ شریف کے بھی بعض اشعار پڑھا کرتے تھے۔

یہاں پر کئی اشعار لکھے ہیں جو کہ اس وقت تک کہ میں نے پڑھے ہیں ان میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔

(۲)

یہاں پر کئی اشعار لکھے ہیں جو کہ اس وقت تک کہ میں نے پڑھے ہیں ان میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔

یہاں پر کئی اشعار لکھے ہیں جو کہ اس وقت تک کہ میں نے پڑھے ہیں ان میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔
 ان اشعار میں سے کچھ لکھ رہا ہوں۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی کے ارشادات

ارشادات

- (۱) اپنا باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطن ہی سے نجات ل سکے گی۔ مگر ظاہری احکام شرعیہ کا لحاظ بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ظاہری درستی کے بغیر باطنی اعمال کی درستی ناممکن ہے۔
- (۲) اللہ کو اللہ کے لئے چاہو۔ مقصد کے لئے یاد کرنا تو مقصد کی یاد ہے۔
- (۳) اکثر یہ حدیث سنایا کرتے ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے جو شخص میرے حکم پر راضی نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں اور میری نعمتوں پر شاکر نہیں اور میرے عطیہ پر قانع نہیں تو وہ شخص میرے سوا کسی اور کو رب بنا لے۔“
- (۴) ذکر سفر و حضر میں جاری رکھو۔ ”یاروں کو آپس میں کینہ و حسد نہیں رکھنا چاہئے۔“
- (۵) سفر میں ذکر کو ہر حال میں مقدم رکھو۔ اگر کسی جگہ ذکر میں کوئی قصور واقع ہو تو وہاں نہ ٹھہرو۔ کیونکہ وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہیں گے۔
- (۶) عموماً یہ حدیث بیان فرماتے ”بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔“
- (۷) جب تک دوست شدت سے خواہش مند نہ ہوں سیر و سفر کے لئے نہ جانا چاہئے۔
- (۸) جس جگہ جاؤ تو یاروں میں حمد و شکر نہ چھوڑ جاؤ۔ یعنی یاروں کو بوجہ تکلیف یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ خدا کا شکر ہے کہ پیر صاحب چلے گئے۔
- (۹) پیر کو چاہئے کہ انتظار کے بغیر ہی چلا جائے تاکہ لوگوں میں کسی طرح کی بدگمانی یا بدخیالی پیدا نہ ہو۔
- (۱۰) جس کو اللہ تعالیٰ خیر و برکت دے اس سے مستفیض ہونا چاہئے۔

۴۴) وفات

آپ کی وفات ۲۹ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ بمطابق ۳۰ جون ۱۸۹۷ء عمر ایک سو دو سال

چورہ شریف ضلع اٹک میں ہوئی۔ مادہ تاریخ وفات ”غفرلہ“ (۱۳۱۵ھ) ”برحمت خداوند“ (۱۳۱۵ھ) ”بلبل زباغ ارم“ (۱۳۱۵ھ) ہے۔ آپ کا مزار شریف اپنے والد بزرگوار سے چند میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جو زیارت گاہ اور مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد امجاد حضرت فقیر محمد چوراہیؒ

آپ کے پانچ فرزند ارجمند تھے۔ (۱) خواجہ گل نبیؒ (۲) خواجہ محمد نبیؒ (۳) خواجہ احمد نبیؒ (۴) خواجہ محمد سید شاہؒ (۵) قادر شاہؒ۔

(۱) حضرت خواجہ گل نبیؒ

آپ کی پیدائش تیراہ شریف بمقام تیزی شریف ہوئی۔ تیزی شریف ہی میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے کوہاٹ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کا مطالعہ بے حد وسیع تھا۔ فارسی کے علاوہ عربی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ عربی روانی کے ساتھ بولتے تھے۔ تفسیر و حدیث میں بھی کامل تھے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد اپنے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمدؒ سے بیعت کر کے خلافت و اجازت بیعت چہار سلسلہ سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت خواجہ نور محمد عرف باوا جیؒ تیراہ شریف سے ہجرت کر کے چورہ شریف تشریف لے آئے تو اس کے بعد حضرت خواجہ گل نبیؒ تیزی شریف میں تقریباً بیس سال حضرت باوا جیؒ کے قائم مقام رہے اور پھر چورہ شریف میں رہائش اختیار کر لی۔

آپ نہایت ہی متوکل، پرہیزگار، شب زندہ دار متقی و صالح تھے۔ ہر دم یاد الہی و ذکر الہی میں مشغول رہتے تھے۔ ساری عمر درویشی اور فقیری میں بسر کی۔ دنیا سے ہمیشہ لاتعلق رہے اور صرف ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اپنی ساری زندگی گزار دی۔ آپ اتباع سنت میں حد سے زیادہ احتیاط برتتے اور سختی سے کار بند رہتے۔

حضرت خواجہ گل نبیؒ کا قیام زیادہ تر علاقہ کشمیر میں رہتا تھا۔ آپ کا انتقال ۱۲۸۱ھ ذوالحجہ ۱۳۰۸ھ کو علاہ چکار کشمیر میں ہوا اور وہیں آپ کو بطور امانت دفن کر دیا گیا۔ جب آپ کے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمدؒ جو بقید حیات تھے کو اطلاع دی گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا میرے لخت جگ کو یہاں چورہ شریف لا کر دفن کریں۔ چنانچہ آپ کے پوتے حضرت دوران بادشاہ نے مع احباب طریقت آپ کا جسد مبارک کشمیر سے لا کر دفن کرایا۔ چلنے سے پہلے لوگوں نے اصرار کیا کہ ہمیں تابوت کھول کر ہمارے مرشد برحق کی زیارت کرائیں تو صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب کی اجازت کے بغیر یہ کام نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ رات کو اجازت طلب کروں گا اگر اجازت مل گئی تو ضرور دیدار کراؤں گا۔

بصورت دیگر مجھے مجبور سمجھا جائے۔ چنانچہ اجازت ملنے پر دوسرے دن جب تابوت کھولا گیا تو آپ عبادت میں مصروف تھے۔ کشمیر میں ہزاروں لوگوں نے آپ کا دیدار کیا۔ جب تابوت چورہ شریف لایا گیا تو حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کو اطلاع دی گئی۔ آپ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرے بیٹے کی زیارت کراؤ۔ تابوت پھر کھولا گیا۔ حضور بدستور بیٹھے تھے۔ آپ کے والد گرامی نے آب دیدہ ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا قطب الاقطاب ہے۔ جس جگہ خواجہ گل نبی کا مزار اقدس ہے وہ چورہ کے ایک زمیندار کی ملکیت تھی۔ اس نے فرط عقیدت و محبت سے زمین حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کو ہبہ کر دی۔ قرب و جوار کے ہزاروں لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کے پانچ صاحبزادگان تھے۔ (۱) حضرت دوران شاہ (۲) حضرت بادشاہ المعروف پیر مستوار (۳) حضرت نادر بادشاہ المعروف بانگے پیر (۴) حضرت نور شاہ (۵) حضرت نور بادشاہ۔

حضرت خواجہ احمد نبیؒ

حضرت خواجہ احمد نبیؒ کی ولادت تیراہ شریف میں غالباً ۱۹۸۰ھ یا ۱۲۸۲ھ میں ہوئی۔ آپ خواجہ فقیر محمدؒ کے فرزند سوم تھے۔ آپ نے تمام تر روحانی تربیت والد ماجد قدس سرہ سے حاصل کی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر والد ماجد کے جانشین بنے۔

تمام زندگی قریہ قریہ تشریف لے جا کر شریعت مقدسہ کی تلقین و تبلیغ فرمائی۔ آپ کے مریدین کا حلقہ کابل، جموں، بلوچستان، سندھ، امرتسر، بمبئی، دہلی اور اجمیر شریف تک پھیلا ہوا تھا۔ صبح و شام مہمانوں کے لئے دسترخوان کھلا رہتا۔ اگر اتفاقاً کوئی دوست کسی مہمان کو ناپسندیدگی سے دیکھتا تو آپ سختی سے منع فرماتے اور فرمایا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے حضور میں ملکی، علاقائی اور لسانی کوئی فرق نہیں ہے، وہاں تو

اعمال کا فرق ہے، سب مسلمان ایک تسبیح کے دانے ہیں۔“

آپ ہر سال ایک گھوڑی پال کر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دربار سرہند شریف نذرانہ پیش کرتے۔ اگر کوئی دوست دربار مجددؒ کا واسطہ دے کر کچھ عرض کرتا تو آپ موم کی طرح نرم ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک میراثی نے دربار سرہند شریف کا صدقہ جوڑا اور گھوڑا مانگا۔ دوستوں کو غصہ آگیا لیکن آپ نے فرمایا ”لے بھی یہ جوڑا اور گھوڑا“ اور کہا ”یہ تو جوڑا اور گھوڑا ہے۔ اگر دربار سرہند کے بدلے جان بھی مانگے تو وہ بھی حاضر ہے۔“ دوست

حیران تھے کہ ابھی وہ گھوڑا لے کر گیا ہی تھا کہ ایک دوست آزاد کشمیر سے حاضر خدمت ہوا جس کے ہمراہ اعلیٰ قسم کا گھوڑا تھا۔ اس نے وہ بطور نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے مسکرا کر دوستوں سے فرمایا ”سودا ٹھیک ہے۔ میرا سودا میراٹی سے نہیں شہنشاہ سرہند سے تھا۔“

احباب کو ہمیشہ تلقین فرماتے کہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم بھی دلوائیں۔ خود صبح انھیں ناکہ بچے بھی صبح اٹھنے کے عادی بنیں۔ بعض عقیدت مندوں کے اصرار پر چورہ شریف سے منتقل ہو کر لاہور میں ایک نیازمند بابا و سن کے کنویں پر تشریف لے آئے وہاں ایک حجرہ میں عبادت میں مصروف رہتے۔ بعد میں یہ جگہ و سن پورہ کے نام سے مشہور ہوئی اور اس چوک کا نام پیراں والا چوک مشہور ہو گیا۔ آپ عبادت الہی، ریاضت، ذکر و فکر اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ اٹھارہ سال تک آپ وہیں رہے اور اسی جگہ آپ کا وصال ۵ سال ۱۳۳۵ھ بروز جمعہ المبارک ہوا۔ نماز جنازہ حضرت استاد المحدثین سید دیدار علی شاہ قدس سرہ نے پڑھائی۔ حضرت خواجہ احمد نبیؒ کا مزار شریف چورہ شریف میں ہے جہاں آپ کا سالانہ عرس بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کے ۳ صاحبزادے تھے: (۱) جناب حیدر شاہؒ (۲) جناب سرور شاہؒ (۳) جناب محبوب شاہ (۴) جناب روشن دینؒ

(۴) حضرت خواجہ محمد سید شاہؒ

آپ کی ولادت باسعادت علاقہ تیراہ شریف بمقام تیزی شریف میں ہوئی۔ قرآن مجید حاجی سرخرو صاحب سے پڑھا۔ جن کا مزار خواجہ نور محمدؒ کے مزار اقدس کے مشرق میں ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے قرآن پاک کے استاد بہت بڑے بزرگ اور پارسا تھے۔ آپ بابا صاحب کے روضہ اقدس میں حاضری دینے کے بعد اپنے استاد کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی فرماتے۔ کتب فقہ مولوی غزنی صاحب کوٹ پھنجی اور مولوی اسد اللہ صاحب ساکن سگری سے پڑھیں۔ آپ نہایت آسان طریقے سے پیچیدہ مسائل کو اس طرح ذہن نشین کراتے تھے کہ سامعین نہایت آسانی سے سمجھ لیتے۔ ایک دفعہ حضور علی پور شریف میں عرس کے موقع پر اوقات نماز کے متعلق ایک مسئلہ بتا رہے تھے، آپ نے اس طرح تشریح فرمائی کہ عالم و فاضل بھی عرش عرش کراٹھے اور سب کو اوقات ذہن نشین ہو گئے۔ حقیقی مسائل میں عملی طور پر مبتدی معلوم ہوتے تھے۔

آپ بالعموم نماز عشاء کے بعد بیعت فرمایا کرتے تھے۔ بایاں دست مبارک بیعت کرنے

والے کے ہاتھوں کے نیچے اور دایاں دست مبارک اوپر رکھتے تھے۔ اگر آدمی زیادہ ہوتے تو سب کے ہاتھوں میں اپنا دوپٹہ پکڑا دیتے اور دونوں سرے اپنے دست مبارک سے پکڑ لیتے اور توبہ کرواتے ذکر قلبی کی تلقین فرماتے پھر مراقبہ فرماتے بعد ازاں دعائے خیر فرماتے۔

آپ ہر وقت با وضو رہتے تھے۔ نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ میں رہتے۔ پھر نماز فجر میں آپ پیش امام ہوتے تھے۔ ازاں بعد سورج نکلنے تک مراقبہ میں رہتے۔ پھر نماز اشراق ادا کر کے تلاوت قرآن مجید فرماتے۔ اس کے بعد حاجت مند پیش ہوتے۔ ہر ایک سے بے حد نوازش فرماتے اور سب کی استدعا قبول فرماتے۔ موسم گرما میں دوپہر کا کھانا کھا کر قیلولہ فرماتے۔ پھر وضو فرما کر نماز ظہر ادا فرماتے۔ نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن پاک فرماتے۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے تک مراقبہ میں رہتے۔ نماز غروب ادا کر کے صلوٰۃ اوابین ادا فرماتے۔ نماز عشاء کے لئے تازہ وضو فرماتے۔ دو مرتبہ زیارت حرمین شریف سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا صرف ایک صاحبزادہ تھا جن کا نام حضرت محمد شفیع تھا۔ آپ کی تاریخ وصال ذیقعد ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ قبل از شام بمطابق یکم جنوری ۱۹۳۹ء

ہے۔

(۵) حضرت قادر شاہ

آپ کی ولادت باسعادت علاقہ تیراہ بمقام تیزی شریف میں ہوئی۔ آپ نے قرآن پاک حاجی سرخو صاحب سے پڑھا کتب فقہ آپ نے مولوی غزنی صاحب کوٹ چھٹی اور اس کے بعد مولوی اسرار اللہ صاحب ساکن سگری سے پڑھیں۔

بچپن ہی سے حضرت بابا جی کی آپ پر خاص نظر تھی۔ آپ سے بیعت ہو کر آپ کو اپنی زندگی میں ہی خلافت و اجازت بیعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو علاقہ پوٹھوہار سے خاص محبت تھی۔ آپ اس علاقہ میں کافی دیر ٹھہرے اور سلسلہ تبلیغ میں لوگوں کو راہ ہدایت پر چلنے کی تلقین کرتے رہے۔

آپ اپنے جملہ اعمال اور اقوال میں نبی کریم کی سنت مبارک کے تابع تھے۔ آپ نے سنت رسول کے مطابق فقیری زندگی گذاری۔ اپنا ہویا غیر سب کے ساتھ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔ داڑھی منڈھوں کو باریش ہونے کی نصیحت فرماتے۔ کسی نے موچھیں خلاف سنت رکھی ہوئی ہوتیں تو ٹوکتے۔ حقہ نوشی سے بھی منع فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ حضرت جماعت علی شاہ ٹائی کے عرس مبارک پر علی پور شریف گئے۔

آپ نماز تہجد ادا کرنے اور وظائف پڑھنے کے بعد مراقبہ میں تھے کہ کسی نے آپ کا بیگ اٹھا لیا۔ جب کمرہ سے باہر نکلنے لگا تو چور کو راستہ نہ ملا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ آپ نے اللہ کی ضرب لگائی تو چور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو چور نے بیگ واپس کیا، توبہ کی اور سلسلہ میں داخل ہو گیا اور برے کام سے توبہ کر لی۔

آپ آخری دنوں میں گلہ باز چلے گئے اور وہیں بیمار ہو گئے۔ نماز تہجد اور وظائف مکمل کرنے کے بعد مراقبہ میں رہے۔ صبح کے وقت صوفی محمد یعقوب موہڑا شیراں والا سے پوچھا کہ ”صبح ہو گئی؟“ اس نے عرض کی حضور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے نماز ادا کی مگر دوسرے سجدے میں اللہ اللہ کرتے ہوئے ۲۷ صفر ۱۳۷۲ھ کو اس دنیائے فانی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الوداع کہہ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے چار صاحبزادگان (۱) حضرت محمد رحیم شاہ صاحب (۲) حضرت لطیف شاہ (۳) حضرت الحاج محمد صدیق شاہ (۴) حضرت محمد امین شاہ صاحب اور دو صاحبزادیاں متولد ہوئیں۔

خلفاء حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ

یوں تو آپ کے خلفاء بہت سے ہیں لیکن ہم چند ایک مشہور خلفائے کرام کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بعد از تربیت و تکمیل مختلف علاقوں میں ہدایت خلق اور تبلیغ اسلام کے لئے مامور ہوئے۔ ان خلفاء کے علاوہ آپ کے مریدوں کی تعداد حد و حساب سے باہر ہے۔

- (۱) حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پور شریف
- (۲) حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی لاٹمانی۔ علی پور شریف
- (۳) جناب حافظ عبدالکریم صاحب۔ عید گاہ شریف، راولپنڈی
- (۴) جناب مولوی غلام محمد صاحب۔ امام شاہی مسجد، لاہور
- (۵) مولوی مست علی میتران والی۔ (ضلع سیالکوٹ)
- (۶) حضرت محمد خان عالم صاحب۔ باؤلی شریف
- (۷) مولوی غلام نبی صاحب قریشی۔ چک قریشی۔ (ضلع سیالکوٹ)
- (۸) حضرت خواجہ غلام محی الدین۔ باؤلی شریف
- (۹) مولوی محمد حسن صاحب۔ گجرات

(۱) حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پور شریف

آپ کی ولادت باسعادت ۱۸۳۰ء و بروایت دیگر ۱۸۳۰ء اور ۱۸۳۰ء کے درمیان میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ والد گرامی کا اسم مبارک سید کریم شاہ صاحب تھا۔ آپ کا شجرہ نسب طرفین سے سید الشہداء حضرت امام حسینؑ تک پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم علی پور سیداں میں مولوی 'حافظ' قاری شہاب الدین اور مولوی عبدالرشید سے حاصل کرنے کے بعد مولانا قاری عبدالوہاب امرتسری، مولانا غلام قادر بھیروی، مفتی محمد عبداللہ ٹونکی، مولانا محمد مظہر سہارنپوری، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مولوی محمد علی ناظم ندوۃ العلماء، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا میر محمد عبداللہ، مولانا عبدالقادر لاہوری، مولانا ارشاد حسین رامپوری، مولانا شاہ فضل الرحمن گنجان، مراد آبادی، مولانا عبدالحق اللہ آبادی مہاجر کی، مولانا عبدالعلی محدث پانی پتی اور علامہ محمد عمر ضیاء الدین شیخ الحدیث اسنبول ترکی (رحم اللہ تعالیٰ) سے کتاب علم حاصل کیا۔ عرب و عجم کے علماء سے اسناد حدیث حاصل کیں۔ آپ کے والد نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمایا۔ اس کے

بعد آپ بابا فقیر محمد چوراہی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی تواضع اور وفا سے متاثر ہو کر بابا جی نے تھوڑے ہی عرصہ میں باطنی منازل طے کروادیں اور خرقہ خلافت عطا کیا۔ کسی نے حضرت فقیر محمد چوراہی کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی نظر عنایت حافظ جماعت علی پر زیادہ تھی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا حافظ کے پاس چراغ بھی تھا، تیل بھی تھا، بتی اور دیا سلائی بھی تھی میں نے صرف سلگانے کی محنت کی ہے اور خدا نے چراغ روشن کر دیا ہے۔ آپ نے لاکھوں گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ ہر سال رمضان المبارک میں اپنے والد کی تراویح میں قرآن پاک سناتے۔ پھر دوسرے شہروں میں تراویح میں قرآن شریف ختم کرتے۔ اکثر مقامات پر شبینہ سناتے سناتے دہلی تک پہنچ جاتے اور مسجد فتح پوری میں شبینہ سناتے۔ آپ نے بے شمار مرتبہ دور کھٹوں میں سارا قرآن مجید ختم کیا۔

آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسلام کا پیغام متحدہ ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے کونے کونے تک پہنچایا۔ عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج کی ریشہ دوانیاں ناکام بنائیں۔ ہزار ہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ آپ نے بے شمار حج کئے۔ کم و بیش پچاس مرتبہ دربار رسالت میں حاضری دی۔ سینکڑوں مسجدیں بنوائیں۔ مدرسے بنوائے۔ حجاز ریلوے کی تعمیر، علی گڑھ یونیورسٹی اور دیگر اداروں کو لاکھوں کے حساب سے چندہ دیا۔ سیاسی اور مذہبی تحریکوں مثلاً تحریک خلافت، فتنہ ارتدار، شدھی تحریک، تحریک گنج شہید، ساردرہ ایکٹ تحریک، مجلس اتحاد ملت و تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا۔ شہید گنج کی تحریک میں آپ کو ”امیر ملت“ منتخب کیا گیا۔

علامہ اقبالؒ آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی صدارت کر رہے تھے کہ علامہ اقبال آکر قدموں میں بیٹھ گئے اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت ہے۔ آپ نے فرمایا جس کے قدموں میں اقبال ہو اسے اور کیا چاہئے۔ ایک موقع پر پیر صاحب نے ازراہ عنایت فرمایا ”ڈاکٹر صاحب آپ کا یہ شعر ہمیں بھی یاد ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں“

اس پر علامہ اقبال نے کہا۔ ”میری نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو میرا شعر یاد ہے۔“ ۱۹۰۳ء میں انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد لاہور میں رکھی۔ اس انجمن نے دینی اور ملی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ کئی رسائل آپ کی سرپرستی میں شائع ہوتے رہے۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ لاہور اور ماہنامہ المعات الصوفیہ سیالکوٹ پر آپ کی خاص نظر و عنایت تھی۔ اس دور میں یہ رسائل بڑے وقع

مضامین پر مشتمل ہوتے تھے۔ آپ کی سخاوت اور دریاوی کا ایک عالم میں چرچا تھا۔ کوئی سائل آپ کے دربار سے خالی نہ جاتا تھا۔ خاص طور پر آپ عربوں کی بہت تعظیم و تکریم کرتے۔ چنانچہ عرب آپ کو ابو العرب کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ بے پناہ دینی اور ملی مشاغل کی وجہ سے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ تاہم چند رسائل آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) ضرورت شیخ : اس میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال سے بیعت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

(۲) یاران طریقت : بیعت کے روحانی فوائد

(۳) اطاعت مرشد

(۴) مرید صادق : مرید کی تعریف اور پیر و مرشد کے تعلق کی وضاحت یہ رسائل طبع ہو چکے ہیں۔

(۵) علاوہ ازیں ”فضیلت تہجد“ پر ایک مقالہ تحریر فرمایا جو ماہنامہ انوار الصوفیہ میں شائع ہوا۔
شمارہ اکتوبر ۱۹۳۱ء

(۶) ایک رسالہ فضائل مدینہ طیبہ پر لکھا جو ۱۹۱۰ء میں انوار الصوفیہ لاہور کے شمارہ میں شائع ہوا۔
قائد اعظم، علامہ اقبال، چودھری غلام عباس، نواب بہادر یار جنگ، نواب وقار الملک، میر عثمان علی خان والی حیدر آباد، نادر شاہ والی کابل اور دیگر سینکڑوں اکابرین ملت آپ سے عقیدت رکھتے تھے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورے طلب کرتے تھے۔
امیر ملت ابو العرب حضرت پیر سید جماعت علی شاہ کا وصال ۲۶/۲۷ ذیقعد ۱۳۷۰ھ ۳۰ اگست ۱۹۵۱ء، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو ہوا۔ پیر غلام دستگیر نامی نے آپ کی تاریخ وصال درج ذیل بیان کی ہے۔

دین پناہ علی پور ○ جماعت علی شاہ

۱۳ ۵ ۷۰

آپ کا مزار انور علی پور سیداں میں مرجع خلافت ہے۔ ہر سال نہایت شان و شوکت سے آپ کا عرس ہوتا ہے جس میں ہزاروں مریدین شرکت کرتے ہیں۔

(۲) حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی لاٹھالی علی پور شریف

حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی ۱۷۶۷ھ بمطابق ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید علی شاہ تھا۔ بیس واسطوں سے آپ کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں ایران کے نامور بزرگ حضرت نظام الدین شاہ شیرازی ولی کامل گزرے ہیں۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بچپن میں کم گو اور تنہائی پسند واقع ہوئے تھے۔ عام بچوں کی طرح کھیل کود میں بہت کم حصہ لیتے تھے۔ آٹھ نو برس کی عمر میں آپ نے مولانا عبدالرشید علی پوری سے علوم کا درس لینا شروع کیا۔ کلام مجید پڑھنے کے بعد حدیث، فقہ اور تصوف کی چیدہ چیدہ کتابیں پڑھیں۔ آپ تمام اسباق توجہ اور محنت سے پڑھتے تھے۔ لیکن تصوف سے شغف زیادہ تھا۔ فرماتے تھے کہ بعض بزرگوں سے ملنے کے لئے بیک وقت چالیس میل پیدل چل کر گیا۔ اپنی بیعت کا دلچسپ واقعہ خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب بہت سے اہل اللہ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کر چکا تو مجھ کو داخل طریقہ ہونے شوق دا منگیر ہوا۔ کئی بار چورہ شریف میں حضرت فقیر محمد چوراہی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی محبت سے دل میں عشق الہی کی آگ بھڑکی۔ ذوق و شوق میں اضافہ ہوا اور فیصلہ کیا کہ حضرت باباجی کے دست حق پر بیعت ہو جاؤں۔ چنانچہ ایک بار مجھے علوم ہوا کہ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی لاہور چاہ میراں تشریف لائے ہیں۔ میں اسی روز لاہور گیا مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت باباجی پٹیالہ دوست محمد کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں گیا۔ آپ وہاں سے بھی تشریف لے جا چکے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ موضع دھونکل متصل وزیر آباد تشریف فرما ہیں۔ لہذا میں اسی وقت وہاں پہنچا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں سے سیالکوٹ آیا اور داخل طریق ہو کر بارگاہ الہی میں شکر ادا کیا۔

سید جماعت علی شاہ صاحب کافی عرصہ باباجی کی خدمت میں رہے۔ حضرت باباجی فرماتے ”تم دیا اور تیل تو گھر سے ہی لے آئے ہو اور یہاں آکر نور علی نور ہو گئے۔“ کچھ عرصہ بعد حضرت باباجی نے چند نصیحتیں فرمائیں اور خلافت عنایت فرمائی۔ اس کے بعد آپ پر جذب غالب رہنے لگا۔ حسن اتفاق سے ایک شہر میں دو ہم نام ہستیاں تھیں۔ اس لئے حضرت باباجی نے آپ کو ثانی کا لقب دیا۔ جو بعد میں ثانی لاٹھالی ہو گیا۔ آپ کے دل میں اپنے شیخ کی بے پناہ محبت تھی۔ چورہ شریف کا کوئی بھی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کا بے حد احترام کرتے اور شفقت فرماتے۔

حضرت لاٹھالی اتباع شریعت، اخلاق عالیہ، مریدین کی اصلاح و تربیت سادگی اور بے نفسی میں بے نظیر تھے۔ پنج وقت نماز باجماعت، تہجد اور اشراق پوری پابندی سے ادا کیا کرتے تھے۔ سفر و حضر

میں وظائف باقاعدگی سے پڑھتے اور ہر معاملے میں سنت نبویؐ کی پیروی کو پیش نظر رکھتے تھے۔ خلق خدا کی اصلاح کے لئے آپ کے فرمودات آج بھی کامیابی کی دلیل ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

(۱) سب سے بڑی کمیابی یاد حق ہے۔

(۲) جس جگہ سے آداب شریعت اٹھ جائیں وہاں سے فخر کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

(۳) درویش کے لئے دنیا میں دو چیزیں بربادی کا باعث ہیں، حرص دنیا اور نامحرم عورتوں سے تعلق۔

(۴) تین چیزوں کی حد نہیں نبی کریمؐ کے درجات، سیر سلوک اور ادب۔

آپ کی وفات ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۸/ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ہوئی اور علی پور سیداں میں ہی مدفون ہوئے۔ مزار قدس مرجع خلائق ہے۔ ہر سال ہزاروں عقیدت مند حاضر ہوتے ہیں اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

قطعہ تاریخ وصال درج ذیل ہے۔

رہمائے عابدین و زابدین
جملہ احبابش شدہ اندوگین
کعبہ اہل فہم درخلد بریں

حانی صاحب آں امام المستقین
چوبہ عقبی نقل از دنیا نمود
گفت ہاتف بروصالش از ما

۱۳ ۵ ۵۸

(۳) حضرت حافظ عبدالکریم صاحب۔ عید گاہ، راولپنڈی

آپ بروز منگل بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۸۴۸ء بمطابق رجب المرجب ۱۳۶۳ھ کو بمقام محلہ شاہ چن چراغ راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ذات کے منغل تھے۔ والد ماجد کا نام حضرت نذر محمد تھا، آپ کا شجرہ نسب بابر بادشاہ تک پہنچتا ہے۔

حضرت نذر محمد نیک سیرت درویش صورت، حلیم الطبع اور اخلاق حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ مہینے میں ایک بار کھانا پکا کر حضرت شاہ چراغ کے مزار پر غرباء میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک گرد آلود مجذوب نے آپ کو ایک لقمہ دیا مگر آپ نے اسے کراہت کی وجہ سے نہ کھایا۔ اس مجذوب نے کہا ”سخی مرد تو نے میری عطا کو قبول نہیں کیا“ اچھا جا تجھے نہیں تو تیری اولاد کو ضرور حصہ ملے گا۔“ چنانچہ مجذوب کی وہ پیش گوئی حضرت قبلہ عالم حافظ صاحب پر پوری ہوئی۔

حضرت حافظ عبدالکریم کی عمر بھی تین ماہ تھی کہ والدہ انتقال کر گئیں۔ جب آپ دو برس کے ہوئے تو والد صاحب کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کے چچا میاں پیر بخش صاحب اور

پھوپھی محترمہ حیات بی بی نے آپ کی پرورش کی۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ کی کرامت سے پھوپھی صاحبہ کو بڑھاپے میں دودھ اتر آیا۔ انہوں نے آپ کو ڈیڑھ سال تک دودھ پلایا۔ بچپن میں آپ جب بھی پھوپھی صاحبہ کو نماز پڑھتے دیکھتے تو عرض کرتے کہ ”مجھے بھی ایک جائے نماز دو تاکہ میں بھی نماز پڑھ سکوں۔“ پھوپھی صاحبہ نماز تہجد کے بعد آپ کے لئے دعا فرمایا کرتی تھیں۔ ”اے اللہ! اس بچے کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا اور دین و دنیا میں اس پر برکت نازل فرما۔“ قبلہ حافظ صاحب فرماتے تھے کہ ”اس دعا کی ٹھنڈک اور سرور میں اب بھی محسوس کرتا ہوں۔“

آٹھ برس کی عمر میں آپ کو محلہ کی مسجد کے امام قاضی محمد زمان کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ مختصر عرصہ میں آپ نے قرآن مجید پڑھ لیا۔ ازاں بعد کتب درسیہ فقہ و حدیث و تفسیر بھی انہی سے پڑھیں، مشکوٰۃ شریف احیاء العلوم اور مشنوی شریف خاص طور پر ذکر کی گئی ہیں۔ بچپن میں اکثر آپ پر بے خودی کی حالت طاری رہتی تھی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا اور حضرت مولانا محمد حسین صاحب سے فن قرأت بھی سیکھا آپ نہایت ہی خوش الحان تھے۔ رمضان المبارک میں مسجد میں تراویح پڑھاتے تھے۔ وہاں لوگ نماز مغرب کے بعد ہی اپنی جگہ مخصوص کر لیتے تھے۔ غیر مسلم بھی آپ کی قرآن خوانی پر شیدا تھے۔

بیس سال کی عمر میں آپ نے اولیاء اللہ اور فقراء کی مجالس میں حاضر ہونا شروع کیا۔ مستری علیم اللہ صاحب جو حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کے مرید تھے، آپ کی خوش الحانی پر فریفتہ تھے، چاہتے تھے کہ آپ بھی ان کے پیر بھائی بن جائیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت باباجی راولپنڈی تشریف لائے اور مستری صاحب آپ کو ان کی مجلس میں لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۱ سال تھی۔ حضرت باباجی بھی آپ کی صورت، سیرت اور خوش الحانی پر عاشق ہو گئے۔ آپ کو بیعت فرما کر نسبت خاص سے نوازا اور ذکر قلبی سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور جذبہ بے خودی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ آپ کو اپنے شیخ سے اس قدر محبت تھی کہ ہفتہ میں ایک دو بار ضرور چورہ شریف حاضر ہوا کرتے۔ ایک مرتبہ تو آپ راولپنڈی سے چورہ شریف تک پاپادہ تشریف لے گئے حالانکہ گرمی کا موسم تھا۔

جب آپ کو اجازت و خلافت عطا ہوئی تو حضرت باباجی نے اپنا خاص ملبوس آپ کو عطا فرمایا۔ آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی اور عرض کیا کہ حضور غلام کو تو آپ کی محبت ہی کافی ہے حضرت باباجی نے فرمایا ”میں حکم کا بندہ ہوں اور اس امانت کو آپ کے حوالے کرنے پر مامور ہوں۔ یہ میرا نہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔“ پھر نصیحت فرمائی کہ ”بیٹا دنیا کی طرف توجہ نہ کرنا۔ اس کو پیٹھ پیچھے ڈال کر ہمہ وقت اور ہمہ تن یاد الہی میں مصروف رہنا۔ دل کو غیر اللہ سے الگ رکھنا اور سب کچھ اللہ کی

طرف سے ہی سمجھتا۔ ”یہ سن کر آپ کے دل میں محبت الہی کی آگ بھڑک اٹھی۔ جس نے ماسویٰ عشق الہی سب کچھ جلا کر رکھ کر دیا۔

آپ دو دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ جب پہلی مرتبہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جانے کی تیاری کی تو حکومت نے بعض وجوہات کی بناء پر حاجیوں کو وہاں جانے سے روک دیا اس سے طبیعت سخت بے قرار ہوئی۔ خیال آیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حقیر پر ناراض ہیں۔ اسی پریشانی میں نیند اڑ گئی۔ ہر وقت گریہ و زاری کرتے۔ ایک رات تہجد کے وقت حالت مراقبہ میں دیکھا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور بڑی مہربانی اور شفقت سے فرماتے ہیں کہ ”حافظ صاحب! گھبرائیے نہیں، اس وقت واپس جانا ہی مناسب ہے۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو پھر بلائیں گے۔“ اس سے طبیعت کو سکون اور آرام نصیب ہوا اور حسب ارشاد نبوی فقیر واپس آگیا۔ ۱۹۱۱ء میں دوبارہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ شریف پہنچ کر یہ حالت ہو گئی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی روضہ مبارک کی جدائی گوارا نہ تھی۔ روازنہ یہی دعائیں لگتے تھے کہ ”اللہ! میری موت یہیں واقع ہو تاکہ روز قیامت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی اٹھوں۔“ ایک روز نماز عشاء کے بعد ایک نورانی شکل والے بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ ”حافظ صاحب! کیا آپ نے یہیں رہنے کی دعا کی تھی؟“ آپ نے عرض کیا ”جی ہاں“ انہوں نے فرمایا کہ ”حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حافظ صاحب سے کہہ کہ ہندوستان واپس تشریف لے جائیں کیونکہ وہاں ان کے وجود سے بہت سی مخلوق کو فائدہ ہو گا اور ان کی قبر بھی وہیں ہو گی۔“ چنانچہ آپ کو قبر کی جگہ دکھا دی گئی۔ جب آپ واپس راولپنڈی تشریف لائے تو اپنی قبر کے لئے جگہ وقف کی۔ بعد میں اس جگہ چبوترہ بنوا دیا۔ آپ کی رحلت کے بعد مزار شریف اسی جگہ بنا۔

آپ کثیرا لکرامات بزرگ تھے۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ نے ہزاروں افراد کو ذکر و فکر کی لذت سے آشنا کیا۔ بے شمار بے نمازی آپ کی صحبت سے تہجد گزار بن گئے مرزائیہ وہابیہ کا مدلل رد فرمایا کرتے تھے۔ متعدد افراد آپ کے دست حق پرست پر عقائد باطلہ سے تائب ہوئے۔

آپ کے چار فرزندان ارجمند تھے (۱) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (۲) حضرت عبدالرحیم (۳) حضرت عبدالحمید (۴) حضرت عبدالرحمن

آپ کے ۲۷ خلفاء کامل و اکمل ہوئے ہیں جن میں حضرت عبدالرحمن صاحب، حضرت مولانا محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں اور حضرت مولانا قاضی عالم دین ساکن گوجرانوالہ قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد عبدالکریم قدس سرہ کا وصال ۲۸ صفر ۲۰۰۵ مئی ۱۳۰۵ھ / ۱۹۳۶ء بروز بدھ
ہوا۔ آپ کا مزار پر انوار عید گاہ راولپنڈی میں مرجع خلافت ہے۔ فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلی
لوہراں نے قطعہ تاریخ وفات کہا ہے۔

ناصر دین و مذہب نعمان	قبلہ دین و کعبہ ایمان
قطب دہر و غوث زماں	وارث علم مصطفویٰ
مطلع نور و معدن عرفاں	چشمہ فیض و عارف کامل
واقف علم حافظ قرآن	یعنی شیخ عبدالکریم
گشت از ششم ماہ پنہاں	در شب بستم ماہ مئی
پیر عظیم زیب جناں	باتف گفتہ سال

۱۳ ۵۵ ۱۳

(۴) حضرت مولانا غلام محمد بگوی امام شاہی مسجد لاہور

حضرت حافظ غلام محمد ۱۲۵۵ھ میں بگہ ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام مبارک
حافظ غلام محی الدین تھا۔ بھیرہ کے بازاروں میں گھومنے والے ایک صاحب حال بزرگ نے آپ
کے والد کو بیٹے کے صاحب علم و فضل ہونے کی بشارت دی تھی۔ کتب درسیہ اپنے محترم والد
صاحب سے پڑھیں۔ علم حدیث کی سند بھی آپ سے لی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ ”والد محترم علوم
ظاہریہ کے ساتھ ساتھ اصلاح باطن کی طرف خاص توجہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک خاص
وظیفہ پڑھنے کا حکم ملا تو خواب میں سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
نصیب ہوئی۔ میں نے بارگاہ رحمت دو عالم میں التجائے کرم کی تو ایک جاں بخش مسکراہٹ سے
جواب ملا ”علی امیر مرہون بوقتہ“ صبح ہوئی تو خواب والد صاحب کو سنایا۔ آپ نے فرمایا
”مبارک ہو، دین و دنیا کے امور کی درستگی کی بشارت مل گئی ہے۔“ اور والد مکرم سے کہا اس
خواب کے بعد مجھ پر اتنے علوم منکشف ہوئے جو میرے حوصلہ سے بھی زیادہ تھے۔

آپ حضرت شاہ عبدالغنی کے دست حق پر بیعت تھے اور سلسلہ نقشبندیہ میں سلوک کی منازل
طے کرنے لگے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے روحانی
فیض حاصل کیا اور دوسرے سلاسل کے مشائخ بالخصوص حضرت مخدوم گنج بخش لاہوری اور
حضرت سلطان باہو سے باطنی مراحل طے کئے۔ لیکن اصل عقیدت و ارادت حضرت باباجی فقیر محمد
سے تھی۔ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی سے تو آپ نے خصوصی توجہ حاصل کی۔ چنانچہ صاحبزادہ باولی

شریف ضلع گجرات والے فرمایا کرتے تھے کہ باباجی نے جو آپ کو دیا وہ کسی دوسرے کے حصے میں نہیں آیا۔ کافی عرصہ تک بادشاہی مسجد لاہور میں خطیب رہے۔ بادشاہی مسجد کو آپ نے ہی انگریزوں سے واگذار کرایا تھا۔ مولانا غلام محمد بگوی کونہ صرف بادشاہی مسجد کا پہلا خطیب اور امام مقرر کیا گیا بلکہ مسجد کا متولی بھی بنا دیا گیا تھا۔ مولانا غلام قادر بھیروی، مولانا محمد ذاکر بگوی، مولانا محمد عالم آسی امرتسری، مولانا غلام دستگیر قصوری اور مولانا نور احمد صاحب تو اکثر آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

آپ حضرت مجدد الف ثانی کے عرس پر ہر سال سرہند شریف حاضر ہوتے وہاں بزرگان دین اور اولیائے وقت کا اجتماع ہوتا۔ آپ ان کی زیارت سے فیض حاصل کرتے۔ حج بیت اللہ کے موقع پر روضہ اقدس کے سامنے حاضر ہوئے تو جس عقیدت کا مظاہرہ کیا وہ آپ کی محبت اور روحانی عظمت کی علامت ہے۔

۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء بمطابق ۳۰ جمادی الثانی کو داخل بحق ہوئے۔ مادہ تاریخ درج ذیل ہے

بجھا ہے پنجاب کا چراغ آہ اب

۱۸ ۵ ۱۳

آپ کا مزار قبرستان میانی شریف لاہور میں ہے۔ جہاں ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔ تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور میں ص ۲۲۰ پر لکھا ہے کہ آخری آرام گاہ جگہ میں ہے۔

(۵) حضرت مست علی صاحب (میراں والی) ضلع سیالکوٹ

مولوی صاحب نے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ حضرت باباجی خواجہ فقیر محمد چورانی سے بیعت ہو کر خدمت پابریکت میں حاضر رہے جس کے صلہ میں مرشد نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ نہایت عابد و زاہد بزرگ تھے۔ خلق کثیر نے آپ سے فیض ظاہری و باطنی حاصل کیا، بے شمار کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں۔

ایک مرتبہ آپ ایک قریبی گاؤں میں میاں محمد سلام سرانوالی کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اس گاؤں کا نمبردار آپ کا معتقد اور مرید خاص تھا۔ حسب معمول آپ مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ ایک خادم کو نمبردار کے گھر بھیجا کہ وہ جا کر کچھ لسی اور مکھن لے آئے جبکہ آپ نے مسجد کے غسل خانہ میں نما کر تھکاوٹ دور کر لی۔ اس گاؤں کی اکثریت ایک ہندو پیشوا کے نام کی ”تھسی“ رکھتی تھی۔ اس دن نمبردار نے بھی لسی ”تھسی“ رکھی ہوئی تھی۔ اس لئے مولوی صاحب کے خادم کو واپس خالی ہاتھ آنا پڑا۔ اتنے میں نمبردار کو اطلاع ملی تو وہ مسجد میں حاضر ہوا۔ مولوی صاحب نے

رنجیدگی سے فرمایا کہ بیعت تو ہو گئے ہیں مگر ابھی مسلمان نہیں ہوئے اور خادم کے خالی ہاتھ واپس آنے کا واقعہ بیان کیا۔ نمبردار صاحب فوراً اپنے گھر گئے اور نمبردارنی کے منع کرنے کے باوجود زبردستی لسی اور مکھن لے آئے۔ کچھ دیر بعد گاؤں میں شور و غل سنائی دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جس بھینس کے دودھ کی تھئی رکھی گئی تھی وہ مر گئی ہے اور عام تاثر یہ تھا کہ ایسا تھئی توڑنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

مولوی صاحب کو جب یہ باتیں معلوم ہوئیں تو وہ نمبردار کو لے کر موقع پر پہنچے جہاں بھینس مر گئی تھی۔ تمام گاؤں والے بھی مولوی صاحب کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے کہ تھئی والے نے اپنا آپ دکھایا ہے۔ اب دیکھیں نمبردار کے پیر صاحب کیا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بھینس کو دیکھا کہ ظاہر اوہ بالکل مر گئی تھی۔ آپ نے بھینس کے گرد چکر لگایا اور اپنا جوتا اتار کر بھینس کے سر پر سات مرتبہ مارا تو بھینس یکدم اٹھ کر دوڑ پڑی۔ لوگوں نے مل کر بھینس کو باندھ دیا۔ مولوی صاحب مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا کہ جناب اصل ماجرا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تھئی والے نے بھینس کا گلا دبا رکھا تھا۔ ہم نے باطنی نظر سے مشاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس شیطان کے سر پر سات جوتے مارے تو وہ بھاگ نکلا۔ اب اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ اس گاؤں میں نہیں آئے گا۔ اب تھئی نہ رکھنے یا توڑنے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ دیکھ کر بہت سے لوگ آپ کے معتقد ہو گئے۔

(۶) حضرت محمد خان عالم صاحب۔ باؤلی شریف

تذکرۃ الاولیاء جدید ص ۶۹ پر تحریر ہے کہ سرائے عالمگیر (گجرات) سے ادھر کریمالہ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر باؤلی شریف باباجی کے متعدد خلفاء کا مرکز ہے۔ نہ صرف بابا محمد خان عالم صاحب آپ کے خلیفہ تھے بلکہ ان کے صاحبزادے غلام محی الدین اور دیگر رشتہ دار بھی حلقہ ارادت میں داخل تھے۔ حضرت محمد خان عالم موضع کڑی نزد جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے کھوکھر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ سن پیدائش معلوم نہیں۔ حضرت محمد خان عالم کے دو بھائی تھے۔ ایک آہن گر اور دوسرا گوجر۔ ان کے کہنے پر آپ بیع اہل و عیال و برادران باؤلی شریف (گجرات) جہلم جی ٹی روڈ پر) میں مقیم ہو گئے۔

ایک مرتبہ خواجہ محمد خان عالم نے کسی پیر بھائی سے وعدہ فرمایا ہوا تھا کہ تم آنا ہم دونوں اپنے دادا پیر کی حاضری کے لئے چلیں گے۔ لیکن آپ بوجہ مرض ناروعہ چلنے سے معذور تھے۔ فرمایا میں تو معذور ہوں مجھے چلنا دشوار ہے۔ تم ضرور دربار شریف چلے جاؤ۔ وہ کہنے لگا حضور جب آپ کو

صحت ہوگی تو میں آپ کے ہمراہ ہی چلوں گا فرمایا تمہارا ارادہ نیک ہے۔ اس کو ضرور پورا کرو۔ وہ ڈٹ گیا کہ آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ بالاخر خواجہ محمد خاں عالم صاحب ہاتھوں کے بل ہی راہی سفر ہوئے۔ جب اپنے دادا پیر کی حدود میں پہنچے تو حضور بابا جی خواجہ نور محمدؒ نے آگے بڑھ کر دستار خلافت سے نوازا پھر کچھ دنوں بعد دعائے خیر فرما کر واپسی کا حکم دیا۔ حضرت حافظ کرم دین صاحب ساگری شریف علاقہ رینہ فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ محمد خاں عالم کو نسبت صدیقیہ اس قدر قوی حاصل تھی کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا ہے کہ وہ باؤلی شریف کی مسجد میں نماز پڑھا رہے ہیں۔

حضرت حافظ کرم دینؒ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کے مرید تھے اور حضرت خواجہ محمد خان عالمؒ سے بھی بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ آپؒ بہت زیادہ شب بیدار اور عابد و زاہد تھے۔ بہت سی کرامات آپ سے منسوب ہیں۔ جناب قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف سے آپ کے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ حضرت علی پوری قدس سرہ اور حضرت ثانی لاٹھانی علی پوریؒ سے بھی آپ کے خصوصی تعلقات تھے۔ آپ کے بہت سے خلفاء ہوئے ہیں۔ آپ کا وصال ۳ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ میں ہوا۔ مزار قدس باؤلی شریف سے جنوب کی طرف ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ آپ کے صاحبزادگان اور خلفاء کے مزارات بھی ساتھ ہی ہیں۔

(۷) علامہ مولوی غلام نبی قریشی۔ (چک قریشاں) ضلع سیالکوٹ

مولوی صاحب حضرت بابا جیؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کی معرفت ہی ہر دو سید جماعت علی شاہ صاحبان حضرت بابا جیؒ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے عابد و زاہد اور گوشہ نشین بزرگ تھے۔ ذکر الہی اور مراقبہ میں مصروف رہتے بزرگوں کی زیارت کا شوق بہت زیادہ تھا۔ پیدل چل کر تیراہ شریف میں مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت بابا جیؒ ایک دفعہ چک قریشاں میں مولوی غلام نبی کے گھر تشریف فرما تھے کہ کچھ مستورات حاضر خدمت ہوئیں۔ آپ اس وقت باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے مولوی غلام نبی نے ایک سے مخاطب ہو کر کہا کہ چچی صاحبہ! آپ کے کام کبھی ختم ہوئے؟ آپ بار بار بابا جیؒ کو تکلیف دیتی ہیں۔ حضور نے وہیں کھڑے کھڑے فرمایا کہ ”کلمہ پڑھو“ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ تیسری عورت تو برہمن ہے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ”میں برہمن یا مسلمان نہیں جانتا۔ میں نے کلمہ پڑھانا تھا پڑھا دیا“ سب کو کلمہ کی تلقین فرمائی۔ اور واپس مسجد میں تشریف لے

گئے۔ دیگر لوگوں نے سنا تو حضور کی سادگی پر ہنسنے لگے کہ برہمنی کو کلمہ کا کیا اثر ہو گا چنانچہ برہمنی عورت علی پور شریف میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مسلمان ہو گئی۔

(۸) حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ۔ باؤلی شریف

حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ فرزند اصغر حضرت محمد خان عالم صاحبؒ کے ہیں۔ حضرت باباجی فقیر محمد باؤلی تشریف لائے تو حضرت محمد خان عالم صاحبؒ نے اپنے چھوٹے صاحبزادے خواجہ محی الدین کو بیعت مسنونہ کے لئے پیش کیا۔ حضرت باباجیؒ نے بیعت سے سرفراز فرمایا اور ساتھ ہی خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپؒ اعلیٰ درجہ کے متوکل، پرہیزگار، شب زندہ دار، متقی و صالح اور صاحب کرامت ولی تھے، ہر دم یاد الہی اور ذکر الہی مصروف رہتے۔

حضرت خواجہ محی الدین کتابوں کا مطالعہ بہت فرماتے تھے۔ تفسیر ”روح البیان“ وغیرہ سفر میں ساتھ رکھتے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ”حضورؒ دیگر حضرات تو میدان طریقت میں آکر کتابیں ٹھپ دیتے ہیں اور آپ اکثر مطالعہ میں وقت صرف کرتے ہیں۔“ حضورؒ نے انکساری اور تواضع میں فرمایا کہ ”وہ حضرات تو اپنی منزل مقصود پر فائز ہو گئے اور میں ابھی تک وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔ جو کتابیں محنت سے پڑھی تھیں میں انہیں کیسے چھوڑ دوں؟“

بیان کرتے ہیں کہ قبلہ باباجی فقیر محمد چوراہیؒ اور غلام محی الدین صاحب (خلف محمد خان عالم صاحب) دریائے جہلم کو عبور کرنے کے لئے کشتی میں سوار تھے۔ حافظ مہر الدین بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب کشتی دریائے جہلم کے وسط میں پہنچی تو حافظ صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا ”پانی کتنا گہرا ہوا گا؟ صاحبزادہ صاحب خوش مزاج آدمی تھے کہا کہ ”دریا میں کود کر اندازہ کر لو۔“ حافظ صاحب فوراً دریا میں کود پڑے، تیرنا نہیں جانتے تھے اس لئے بھنور میں جا پڑے۔ حضور باباجیؒ نے فرمایا کہ ”صاحبزادہ! آدمی غرق ہو گیا کہ نہیں؟“ جواب میں عرض کیا کہ اگر حضورؒ کے دیکھتے غرق ہوتا ہے تو کنارے پر سلامتی محال ہے۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ کشتی کے کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جب حافظ صاحب دریا میں کودے تو پانی نے ان کے گرد حلقہ بنا لیا اور پکڑ کر ایک ہی لہر میں کنارے پر پہنچا دیا۔

آپ کا وصال ۱۳ فروری ۱۹۱۲ء کو ہوا۔ باؤلی شریف میں مزار ہے۔ عرس مبارک ۲۳ صفر المظفر کو منایا جاتا ہے۔

(۹) مولوی محمد حسن صاحب گجرات

ریلوے سٹیشن کے جنوب میں مزار شریف ہے۔ صاحبزادہ شریف غلام ربانی ایڈیٹر "تعمیر نو" ان کے بیٹے ہیں۔

سیدنا رانا بیگم...

Marfat.com

شجرہ جات طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ

(۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

(۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت بایزید . سطامی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت خواجہ قاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت خواجہ عبدالحق نجدانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت خواجہ محمود انجیر قنوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت خواجہ ابوعلی رامیتمی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت خواجہ محمد بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت امام الطریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت خواجہ یعقوب چرخمی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت خواجہ محمد زاہد ولی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

- (۲۳) حضرت خواجہ خواجگی، کمکی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۴) حضرت خواجہ رضی الدین باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) حضرت حجتہ اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ صالحیہ میں

- (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
 (۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
 (۳) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
 (۴) حضرت سید حسن ثنی رحمۃ اللہ علیہ
 (۵) حضرت عبداللہ الخضر رحمۃ اللہ علیہ
 (۶) حضرت شاہ موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ
 (۷) حضرت سید عبداللہ المورث رحمۃ اللہ علیہ
 (۸) حضرت سید محمد موسیٰ شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۹) حضرت سید شاہ داؤد رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۰) حضرت سید یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۱) حضرت سید شاہ عبداللہ الجلی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۲) حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۳) حضرت غوث صدیقی محبوب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۳) حضرت سید شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۵) حضرت سید شرف الدین القتال رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۶) حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۷) حضرت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۸) حضرت سید شاہ عقیل رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۹) حضرت شاہ شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۰) حضرت شاہ گدار حُمن اول رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۱) حضرت شاہ شمس الدین عارف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۲) حضرت شاہ گدار حُمن ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۳) حضرت سید شاہ فضل رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۴) حضرت سید شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت سید شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) حضرت قیوم زمانہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ ثانیہ سعانیہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

- (۳) حضرت شیخ حبیب مجبی رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت شیخ سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت ابوالقاسم شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت شیخ ابوبکر عبد اللہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت شیخ ابوالحسن ابنکاری علی بن محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت شیخ شمس الدین علی حداد رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت شیخ شمس الدین بن علی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت شیخ قطب الدین ابوالغیث رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت شیخ ابوالکاسم فاضل رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت شیخ عبید فاضل رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت شیخ محمد بن عبید عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت سید اجمل بہراپچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت بڈھن بہراپچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت شیخ درویش بن قاسم اودی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت شیخ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۳۱) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۶) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۷) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ ثانیہ میں

- (۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 (۲) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 (۳) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
 (۴) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
 (۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
 (۶) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
 (۷) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 (۸) حضرت امام علی موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
 (۹) حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
 (۱۰) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۱) حضرت شیخ سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۲) حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۳) حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۴) حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۵) حضرت شیخ ابوالنصر محمد طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۶) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۷) حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۸) حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۹) حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۰) حضرت سید شاہ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۱) حضرت سید محی الدین ابوالنصر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۲) حضرت سید شاہ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۳) حضرت سید شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۴) حضرت خواجہ شیخ احمد جبلی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت خواجہ بہاء الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت ابراہیم الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۶) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۷) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۸) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ قدسیہ میں

- (۱) حضرت خاتم الانبیا ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
 (۲) حضرت خواجہ اولیاء ابوالحسن علی ہاشمی رضی اللہ عنہ
 (۳) حضرت خواجہ ابوالنصر الحسن البصری قدس سرہ
 (۴) حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید قدس سرہ

- (۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ
- (۶) حضرت سلطان الاولیاء ابراہیم بن ادہم قدس سرہ
- (۷) حضرت سید الدین حذیفہ مرعشی قدس سرہ
- (۸) حضرت خواجہ امین الدین ابو بصرہ البصری قدس سرہ
- (۹) حضرت خواجہ ممشاد علو نیوری قدس سرہ
- (۱۰) حضرت ابو اسحاق شامی قدس سرہ
- (۱۱) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال قطب الدین چشتی قدس سرہ
- (۱۲) حضرت خواجہ قدوۃ الدین ابو محمد چشتی قدس سرہ
- (۱۳) حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین چشتی قدس سرہ
- (۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ
- (۱۵) حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ
- (۱۶) حضرت خواجہ انوار عثمان ہارونی قدس سرہ
- (۱۷) حضرت خواجہ قلندر معین الدین حسن سنجری قدس سرہ
- (۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکلی قدس سرہ
- (۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ
- (۲۰) حضرت خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین محمد بدوانی قدس سرہ
- (۲۱) حضرت خواجہ نصیر الدین معروف بہ چراغ دہلوی قدس سرہ
- (۲۲) حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ
- (۲۳) حضرت خواجہ سید علاء الدین اودھی قدس سرہ
- (۲۴) حضرت خواجہ صدر الدین اودھی قدس سرہ
- (۲۵) حضرت میاں شیخ بن حکیم اودھی قدس سرہ
- (۲۶) حضرت خواجہ درویش بن قاسم اودھی قدس سرہ
- (۲۷) حضرت خواجہ عبد القدوس بن اسماعیل گنگوہی قدس سرہ
- (۲۸) حضرت خواجہ شیخ رکن الدین گنگوہی قدس سرہ
- (۲۹) حضرت خواجہ شیخ عبدالاحد بن العابدین قدس سرہ
- (۳۰) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ
- (۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ

- (۳۲) حضرت حجت اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ
 (۳۳) حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ
 (۳۴) حضرت خواجہ قطب الدین محمد اشرف بن عنایت اللہ قدس سرہ
 (۳۵) حضرت سید حافظ جمال الدین بن محمد روشن قدس سرہ
 (۳۶) حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ بن محمد شارت قدس سرہ
 (۳۷) حضرت محمد فیض اللہ تیراہی قدس سرہ
 (۳۸) حضرت خواجہ نور محمد المشور بہ باباجی قدس سرہ
 (۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی قدس سرہ

(۶) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ ثانی صابریہ میں

- (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
 (۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
 (۳) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
 (۴) حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
 (۵) حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
 (۶) حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
 (۷) حضرت سید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
 (۸) حضرت امین الدین ابو ہبیرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ
 (۹) حضرت ابراہیم اسحاق علونوری رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۰) حضرت ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۱) حضرت ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۲) حضرت قدوۃ الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۳) حضرت ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۴) حضرت قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۵) حضرت حاجی شریف ژندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۶) حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۷) حضرت معین الدین حسن سنجرمی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت مخدوم شیخ احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت شیخ احمد عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت محمد بن عارف رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت سید محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت حافظ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۳۵) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۷) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۷) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ ثانیہ نظامیہ میں

(۱) خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ اجمعین

(۲) حضرت علی المرتضیٰ کرا اللہ وجہہ

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

- (۵) حضرت خواجہ نقیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت خواجہ سلطان الاولیاء ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت خواجہ سید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت خواجہ ابو میرزا البصری رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت خواجہ ابراہیم اسحاق علونوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت خواجہ اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت خواجہ قدوة الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین موود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت حاجی شریف ژندنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت خواجہ معین الدین الحسنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محمد بن احمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت شیخ نصیر الدین روشن چراغ رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شیخ صدر الدین طیب رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت خواجہ شیخ فتح اللہ اودھی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت خواجہ شیخ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت درویش بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۳۲) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۶) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۷) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۸) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ فریدیہ رابعہ میں

- (۱) حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
 (۲) حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
 (۳) حضرت خواجہ ابوالنصر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
 (۴) حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ
 (۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
 (۶) حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
 (۷) حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
 (۸) حضرت خواجہ امین الدین ابو بصرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ
 (۹) حضرت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علونوری رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۰) حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۱) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۲) حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۳) حضرت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۵) حضرت خواجہ شریف ثندنی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۷) حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۰) حضرت سلطان المشائخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۱) حضرت نصیر الدین روشن چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۲) حضرت سید جلال الدین مخدومی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۳) حضرت سید اجمل بہراپنچی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۴) حضرت بڈھن بہراپنچی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت خواجہ محمد اشرف بن عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت سید حافظ جمال اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۶) حضرت محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۷) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ سروردیہ میں

- (۱) سرور کائنات خلاصہ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
 (۳) حضرت امیر سید الاولیاء حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
 (۴) حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
 (۵) حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

- (۶) حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
 (۷) حضرت خواجہ سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ
 (۸) حضرت سید الطائف شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
 (۹) حضرت ممشاد علو و نیوری رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۰) حضرت شیخ احمد اسود و نیوری رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۱) حضرت شیخ محمد المعروف العمویہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۲) حضرت وجیہہ الدین عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۳) حضرت ضیاء الدین ابوالنجیب عمر رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۴) حضرت شیخ ایشیوخ شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۵) حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۶) حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۷) حضرت شیخ رکن الدین عالم ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۸) حضرت مخدوم جہانیاں میر سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۹) حضرت سید اجمل بہراچی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۰) حضرت بڈھن بہراچی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۱) حضرت شیخ درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۲) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۳) حضرت رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۴) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) حضرت حجت اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت خواجہ قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت خواجہ نور محمد جو راہی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت خواجہ فقیر محمد جو راہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ شطاریہ میں

(۱) رسول الثقلین نبی الحرمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

(۳) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۷) سلطان العارفين حضرت خواجہ بازید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت خواجہ محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت خواجہ اعز عشقی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت شیخ ابو ظفر مولانا ترک طوسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ محمد خدا قلی ماوراءنہری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شیخ محمد عاشق بن شیخ خدا قلی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ عارف شطاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت شیخ عبداللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت محمد علا المعروف بہ شیخ قاضی منیری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت ظہور حاجی حمید الدین حضور رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت برہان العارفين شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت شیخ وجیہ الدین ابو نصر اللہ علوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت شیخ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت پیر شیخ زین العابدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت سید نور رحمۃ اللہ علیہ

- (۲۳) حضرت پیر شیخ محمد جلال رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت شیخ بڑھن براہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت خواجہ درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت خواجہ خواجگان محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۶) حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۷) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۸) حضرت خواجہ نور محمد حورای رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(II) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ کبرویہ و جنیدیہ درکنہ و کمال میں

- (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم
 (۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 (۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 (۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 (۵) حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
 (۶) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
 (۷) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
 (۸) حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ
 (۹) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۰) حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت شیخ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت نجم الثاقب شیخ ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت شیخ ابو القاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت شیخ ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت خواجہ شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سروردی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شیخ عمار یا سر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت شیخ بابا کمال جنید رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت شیخ الاولیاء احمد رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت عطایا خالدي رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ شمس الدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت شیخ حمید الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت پیر سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت سید اجمل بہراپچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت سید بڈھن بہراپچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت شیخ دورویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۷) حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

(۳۸) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۹) حضرت خلیفۃ اللہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

(۴۰) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

(۴۱) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۴۲) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۴۳) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۴۴) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۴۵) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ ثانیہ کبرویہ یعقوبیہ میں

(۱) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

(۲) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

(۳) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سری سقلی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت خواجہ ابو علی رودیادی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت خواجہ نجم الثاقب ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت شیخ ابوبکر النساج رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۷) حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۸) حضرت شیخ ابوالنجیب سروردی رحمۃ اللہ علیہ
 (۱۹) حضرت شیخ عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۰) حضرت شیخ ایشیوخ شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۱) حضرت محمد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۲) حضرت شیخ لالہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۳) حضرت شیخ احمد جورجانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۴) حضرت پیر عبدالرحمن اسفرانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۵) حضرت عارف ربانی علاؤ الدین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۶) حضرت عارف ربانی حضرت حقیقی محمود المرادفانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۷) مظہر عرفان حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۸) حضرت خواجہ اسحاق شہید قتلانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲۹) حضرت سید امین الدین عبداللہ ہرشی آبادی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۰) حضرت شیخ رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۱) حضرت شاہ ملک شیخ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۲) حضرت صدر الدین احمد شیخ محمد ضوشاہی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۳) حضرت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۴) حضرت یعقوب صرغی کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۵) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۷) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۸) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
 (۳۹) حضرت سید قطب الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ
 (۴۰) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 (۴۱) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
 (۴۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ حیرای رحمۃ اللہ علیہ
 (۴۳) حضرت خواجہ نور محمد حورای رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت خواجہ فقیر محمد چورانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ مداریہ میں

(۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت امام عبداللہ علمبردار رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت یحییٰ بن شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت عین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت بدر الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت سید اجمل بہراپچی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت شاہ بڈھن بہراپچی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سید درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شیخ مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قلندریہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

(۲) حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

خاک راہ و درو منداں

احمد بدر اخلاق

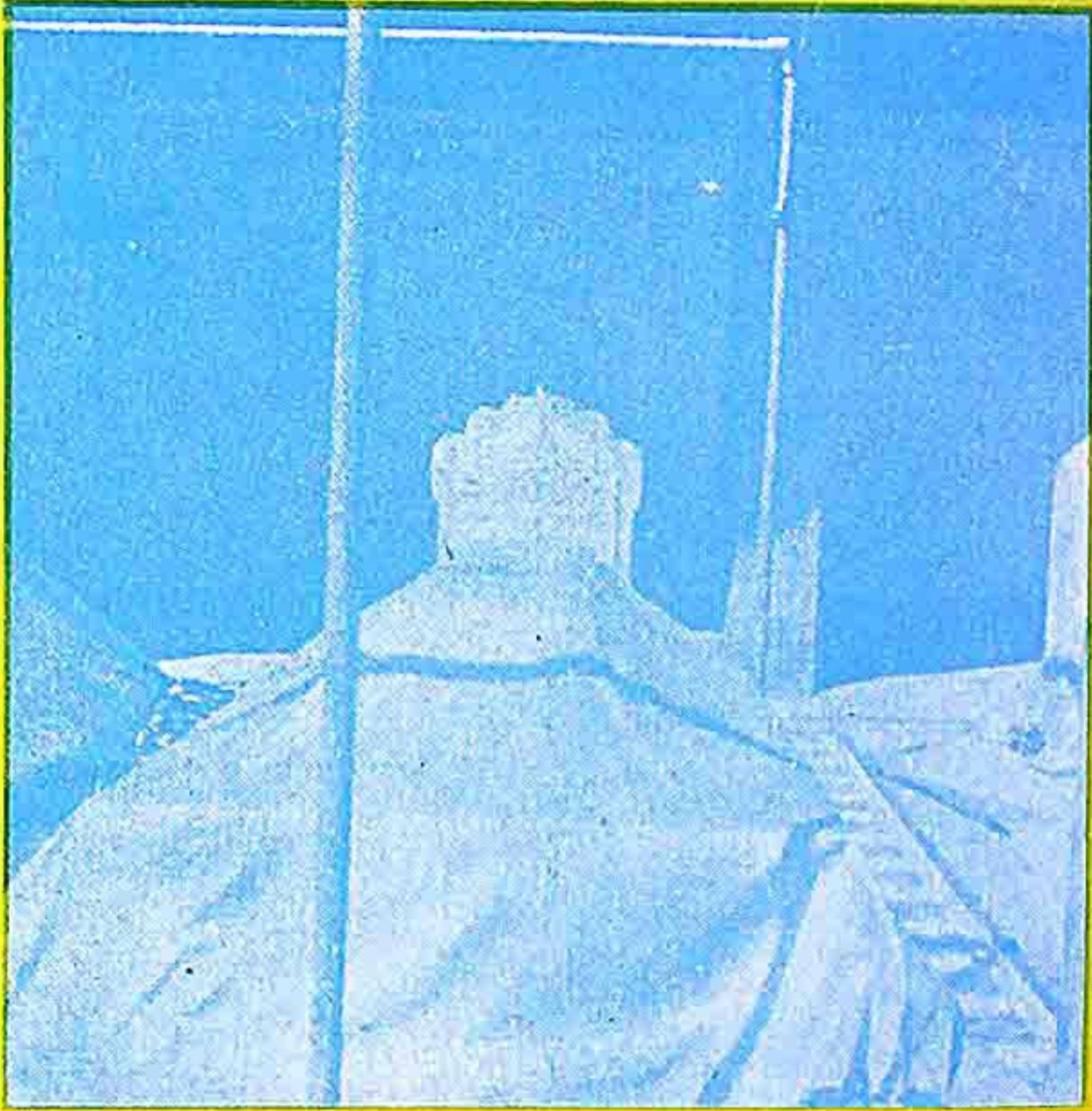
۳۳۳ شاد باغ لاہور

۲۳ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

کتابیات

اس تذکرہ کی تدوین و تالیف میں درج ذیل کتب کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

- | | |
|--|--|
| از محمد صادق قصوری | (۱) تذکرہ نقشبندیہ خیرہ |
| از پروفیسر انیس احمد شیخ | (۲) انوار الکریم |
| از محمد یوسف نقشبندی | (۳) جواہر نقشبندیہ |
| از سید امین الدین | (۴) صوفیائے نقشبند |
| از صلاح الدین بی اے | (۵) جمال نقشبند |
| از محمد صادق قصوری | (۶) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مکملہ |
| از عالم فقیری | (۷) تذکرہ اولیائے پاکستان |
| از محمد عبدالحکیم شرف قادری | (۸) تذکرہ اکابر اہل سنت |
| تذکرہ اولیاء جدید | (۹) ماہنامہ سلسبیل لاہور (جنوری، فروری) |
| از مولانا محمد فاضل صاحب | (۱۰) مختصر حالات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ |
| | باؤلی شریف ضلع گجرات |
| | (۱۱) ماہنامہ شمس الاسلام (مارچ، اپریل) ۱۹۸۷ء |
| از عالم الدین | (۱۲) شجرہ حضرت نقشبندیہ مجددیہ |
| پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے | (۱۳) تذکرہ اہلسنت و جماعت لاہور |
| شائع کردہ بزم چوراہی برطانیہ | (۱۴) ضیائے حیدری |
| میاں جمیل احمد شرپوری | (۱۵) نور الاسلام ماہنامہ (اولیائے نقشبند نمبر) |
| محمد صادق قصوری | (۱۶) امیر ملت اور ان کے خلفاء |
| صوفی محمد رفیق | (۱۷) انوار لامانی |
| پروفیسر آنسہ بلقیس چیمہ | (۱۸) شاہ موسیٰ ابوالکارم |
| مرزا محمد اختر دہلوی | (۱۹) تذکرہ اولیائے برصغیر |
| میاں اخلاق احمد۔ ایم اے | (۲۰) تذکرہ حضرت شاہ بلاول قادری |
| میاں اخلاق احمد۔ ایم اے | (۲۱) تذکرہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری |
| میاں اخلاق احمد ایم اے | (۲۲) تذکرہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ لڈروی |
| حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی | (۲۳) مقامات خیر |
| محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی | (۲۴) سید غوث اعظم |
| احمد بدر اخلاق | (۲۵) تذکرہ حضرت آغا سید سکندر شاہ |



مرقد انور غوث زمان قطب دوران حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

چورہ شریف ضلع انک